عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۹ | ۲۷ رجب تا ۶/شعبان ۱۴۴۱ھ ۲۳ تا ۳۱/مارچ ۲۰۲۰ء | شمارہ: ۱۲

خطبہ حجۃ الوداع
عظیم الشان منشور انسانیت

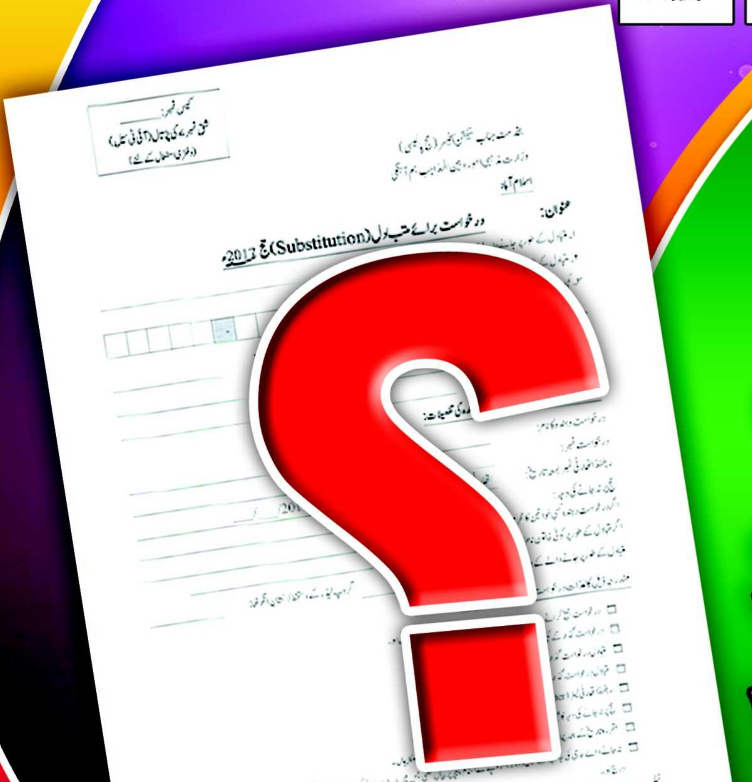

حج فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کو کیوں چھیڑا گیا

دریائے نیل کے نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا والا نامہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.com
Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
Email: editorkn@yahoo.com

وراثت کی تقسیم کا شرعی طریقہ

س:......میرے والد صاحب وفات پا چکے ہیں، ان کی ملکیت میں دو مکان موجود ہیں، ہم کل ۳ بہنیں اور ۳ بھائی ہیں اور ہماری والدہ بھی موجود ہیں، ہمیں اس کی تقسیم کا شرعی طریقہ بتائیں، ایک اور بات کا معلوم کرنا مقصود ہے کہ اگر والد صاحب زندگی میں کسی بیٹے کو کوئی بھی گھر دیتے ہیں تو اس کا وراثت سے تعلق بنتا ہے؟ اس کے بارے میں آگاہ کریں۔ نیز والد صاحب کے ذمہ دو لاکھ ۶ ہزار قرض بھی ہے، اس کی ادائیگی کے بارے میں بھی تفصیل سے بتائیں۔

ج:......صورت مسؤلہ میں آپ کے والد مرحوم کے ترکہ میں سے سب سے پہلے ان کا سارا قرض ادا کیا جائے، اس کے بعد تمام ترکہ کو ۷۲ حصوں میں تقسیم کیا جائے گا، جس میں سے ۹ حصے بیوہ کے اور ۷ حصے ہر ایک بیٹی کے اور ۱۴ حصے ہر ایک بیٹے کو ملیں گے۔ والد نے اگر زندگی میں ہی کسی بیٹے کو کوئی مکان دے دیا تھا اور اس کا قبضہ بھی دے دیا تھا تو وہ مکان اب ترکہ میں تقسیم نہیں ہوگا اور وراثت مرنے کے بعد جاری ہوتی ہے۔ اس لئے وراثت تو یہ بھی ہوگا، مگر اخلاقاً اس کو وراثت میں سے حصہ نہیں لینا چاہئے، کیونکہ زندگی میں والد اس کو دے چکے ہیں اور یہ حصہ سے زیادہ ہی ہوگا۔ زندگی میں والدین جو اولاد کو دیتے ہیں وہ ہبہ ہوتا ہے۔

مہر کی ادائیگی لازمی ہے

س:......عین اور میم کی شادی ۲۵۰۰۰ مہر معجّل اور ۲۵۰۰۰ مہر غیر معجّل کے ساتھ ہوئی۔ شوہر بیوی کو تنگ کرتا، شوہر کی ماں تنگ کرتی، کھانے پینے کی پابندیاں و دیگر ذہنی اذیتیں دی جاتی تھیں۔ بیوی نے عدالت میں مقدمہ دائر کیا اور عدالت میں شوہر نے لکھ کر دیا کہ ماہانہ ۵۰۰۰ روپے مہر قسطوں میں ادا کروں گا۔ لیکن اب شوہر کہتا ہے کہ آدھا مہر دوں گا، آدھا مہر طلاق کے بعد دوں گا اور طلاق کی دھمکیاں دیتا ہے۔ شوہر کی ماں کہتی ہے کہ مہر تو طلاق کے بعد دیتے ہیں۔ شوہر کی بھابھی کہتی ہے کہ مہر تو شوہر بیوی کے ہاتھ پر رکھ کر واپس لے لیتا ہے۔ اب بیوی کو جان کا بھی خطرہ ہے، سسرال والے زبردستی کر رہے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں کہ مہر معاف کردے۔

ج:......واضح رہے کہ عورت کا مہر شوہر کے ذمہ قرض ہوتا ہے۔ خواہ شادی کو کتنے ہی سال ہوگئے ہوں، وہ واجب الادا رہتا ہے اور اگر شوہر کا انتقال ہوجائے اور اس نے مہر ادا نہ کیا ہو تو اس کے ترکہ میں سے پہلے مہر ادا کیا جائے گا، پھر باقی ترکہ کو تقسیم کیا جائے گا اور اگر وہ طلاق دیدے تو بھی مکمل مہر دینا اس کے ذمہ واجب ہوتا ہے۔ اگر وہ دنیا میں عورت کا مہر نہیں دے گا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہوگا اور وہاں مقبول نیکیوں کی صورت میں دینا پڑے گا۔ لہٰذا صورت مسؤلہ میں شوہر کے ذمہ بیوی کا پورا مہر دینا واجب ہے۔ عدالت کے حکم کے مطابق ہر ماہ پانچ ہزار روپے دیتا رہے تو آسانی سے پورا ہوجائے گا۔ اگر وہ نہیں دیتا تو بیوی عدالت کے ذریعے اس سے وصول کرنے میں حق بجانب ہے۔ شوہر کی ماں کا کہنا بالکل غلط ہے کہ مہر طلاق کے بعد دیتے ہیں۔ مہر نکاح کے بعد دیا جاتا ہے یا جو وقت میاں بیوی نکاح کرتے وقت طے کرلیتے ہیں، اس وقت تک دینا ہوتا ہے۔ طلاق ہونے کے بعد تو مہر دیئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ اسی طرح شوہر کی بھابھی کا کہنا بھی غلط ہے کہ مہر بیوی کے ہاتھ میں رکھ کر شوہر واپس لے لیتا ہے، بیوی کی رضامندی اور خوشی کے بغیر اس کے ہاتھ پر مہر رکھ کر واپس لینا، شوہر کے لئے حلال نہیں ہے اور نہ ہی اس طرح زبردستی مہر معاف کرانے سے معاف ہوتا ہے بلکہ یہ ظلم ہے۔ ہاں! اگر بیوی اپنی مرضی اور خوشی سے بغیر کسی دباؤ اور زبردستی کے خود سے ہی اپنے شوہر کو مہر معاف کردے اور چھوڑ دے تو ایسی صورت میں مہر معاف ہوگا ورنہ نہیں، لیکن شوہر کو مہر معاف کرانا غلط ہے، اس کو چاہئے کہ وہ دینے کی کوشش کرے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

کراچی

ملتان

مجلس ادارت

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری، صاحبزادہ مولانا عزیز احمد،
علامہ احمد میاں حمادی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی،
مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۹ ۲۷ رجب المرجب تا ۶ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱ مارچ ۲۰۲۰ء شمارہ:۱۲

سرپرست

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ
حضرت مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

حج فارم میں ختم نبوت کے حلف نامہ کو کیوں چھیڑا گیا	۵	اداریہ
خطبہ حجۃ الوداع.... منشور انسانیت	۸	مولانا محمد میاں صدیقی
دریائے نیل کے نام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا والا نامہ	۱۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
عقیدۂ ختم نبوت.... امت کی بقا کا ضامن (۲)	۱۳	خطاب: مولانا ابوالحسن علی ندویؒ
قادیانی اعتراضات کے جوابات (۲)	۱۶	ابوسیّد محمد یوسف صاحب
حضرت مولانا اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ	۱۹	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا اور مرزا قادیانی	۲۰	〃 〃 〃
عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے ۷ سوالات کے جواب (۴)	۲۳	بیان: مولانا محمد علی جالندھریؒ
”میرا جسم میری مرضی“ نعرہ پہلے بے نقاب ہو چکا	۲۶	جناب انصار عباسی صاحب

بیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر یورپ، افریقہ: ۸۰ ڈالر سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر
فی شمارہ ۱۵ روپے، ششماہی: ۳۵۰ روپے، سالانہ: ۷۰۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
AALMIMAJLISTAHAFFUZKHATM-E-NUBUWWAT **0010010964710018**
IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018 (انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر)
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

سحبان الہند حضرت مولانا
احمد سعید دہلویؒ

انبیاء سابقین سے خطاب

حدیث قدسی ۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں یوں ہے کہ جب مومن کی روح نکلتی ہے تو آسمان و زمین کے درمیانی فرشتے اس پر رحمت کی دعا کرتے ہیں اور ہر فرشتہ جو آسمان میں ہے، اس کے لئے رحمت طلب کرتا ہے اور اس کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور کوئی دروازہ ایسا نہیں جس کے محافظ یہ دعا نہ کرتے ہوں کہ یا اللہ! اس روح کو ہماری جانب سے گزرنے کی اجازت دے دے اور کافر کی روح کو اس سختی سے کھینچا جاتا ہے کہ اس کی رگیں بھی کھنچ جاتی ہیں اور اس پر آسمان و زمین کے درمیانی فرشتے اور آسمان کا ہر ایک فرشتہ لعنت بھیجتا ہے، آسمانوں کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر دروازے کے نگہبان خدا سے دعا کرتے ہیں کہ اس روح کو ہمارے پاس سے نہ گزرنے دیا جائے۔ (احمد)

حدیث قدسی ۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ روح سے فرماتا ہے کہ ”نکل“ وہ کہتی ہے: ”میں نہیں نکلوں گی، مگر ناگواری کے ساتھ۔“ (جامع صغیر) شاید کافر کی روح مراد ہوگی، کیونکہ کافر ہی کی روح کو جبراً نکالا جاتا ہے۔

انبیاء سابقین سے خطاب

حدیث قدسی ۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے دریافت کیا: اے موسیٰ! کیا تمہارا رب نماز پڑھتا ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ سے ڈرو، یعنی ایسا سوال نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! تمہاری قوم نے تم سے کیا کہا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا: الٰہی! تو تو خود ہی جانتا ہے، یہی پوچھا ہے کہ تمہارا رب نماز پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان سے کہہ دو کہ میری نماز میرے بندوں پر یہی ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے، اگر یہ بات نہ ہوتی تو میں ان کو ہلاک کر دیتا۔ (ابن عساکر) یعنی میری نماز یہ ہے کہ اپنے بندوں کے ساتھ رحمت کا برتاؤ کرتا ہوں۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم دامت برکاتہم

نمازِ تراویح

س:...... تراویح کی نماز میں کسی آیت کی تلاوت ہی رہ جائے یا غلط پڑھ لی گئی ہو تو اس کی تلافی (نقصان دور کرنے) کا طریقہ کیا ہے؟

ج:...... اگر اُسی روز نماز تراویح کی تکمیل سے پہلے علم میں آجائے تو اگلی رکعت میں اس کی صحیح تلاوت کی جاسکتی ہے۔ اگر نماز تراویح کی تکمیل کے بعد معلوم ہو تو اگلے دن کی نماز تراویح کی کسی بھی رکعت میں اس کی تلاوت کی جائے گی، اگر ایسا نہ کیا گیا تو پورے قرآن کے پڑھنے یا سننے میں اس اعتبار سے کمی رہ جائے گی۔ اگر رمضان کے مہینے کی تکمیل پر ایسی صورت سامنے آئے تو سوائے توبہ واستغفار کے اور کوئی راستہ نہیں ہے، اس سال کے قرآن کے پڑھنے، سننے کی سنت کی تکمیل میں اتنی کمی رہ جائے گی، جس کا کوئی ازالہ نہیں ہوسکتا۔

نوٹ: کسی بھی نماز میں تلاوت کے دوران امام صاحب سے کوئی بھول یا غلطی ہو رہی ہو تو اس نماز میں شامل مقتدی ہی اس کی اصلاح کرواسکتا ہے۔ نماز تراویح میں تو پہلے سے اس کا انتظام سامع کی صورت میں کر لیا جاتا ہے، لہٰذا اس بھول یا غلطی کی اصلاح سامع کے ذمہ ہوتی ہے، اس کے علاوہ کوئی اور مقتدی اس وقت تک اصلاح کی کوشش نہ کرے، جب تک امام اور سامع اس کی اصلاح نہ کر سکیں، البتہ اس کے علاوہ کی نمازوں میں اگر تین آیات کی بقدر امام صاحب تلاوت کر چکے ہوں تو اصلاح کی کوشش کی بجائے امام صاحب کے لئے رکوع کر لینا بہتر ہے، اگر امام صاحب کا اصلاح کا اصرار ہو اور ان کی کوشش جاری ہو اور مقتدیوں میں سے کسی کو وہ مقام یاد ہو تو وہ ان کی اصلاح کرا سکتا ہے (اصلاح میں اسے لقمہ یا فتحہ دینا کہتے ہیں)۔ اگر اس نماز میں شامل لوگوں کے علاوہ کسی اور نے لقمہ دیا اور امام صاحب نے قبول کر لیا تو سب کی نماز ختم ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

س:...... تراویح نماز میں اگر قرآن پڑھنے کے لئے کوئی حافظ نہ ملے تو نماز تراویح میں قرآن پڑھنے کی نیت سے قرآن دیکھ کر پڑھنے کا شریعت میں کیا حکم ہے یا نماز کی حالت میں مقتدی کا قرآن کو ہاتھ میں رکھتے ہوئے دیکھ کر سننے کے متعلق شریعت کیا کہتی ہے؟

ج:...... نماز کی حالت میں امام کا قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا یا مقتدی کا پڑھے جانے والے قرآن کریم کا دیکھ کر سننا دونوں ناجائز ہیں اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔ قرآن کریم دیکھ کر نماز پڑھانے والے امام کے پیچھے جماعت کی نماز میں شامل ہونا بھی ناجائز ہے اور اس جماعت میں شامل کسی مقتدی کا پڑھے جانے والے قرآن کریم کو دیکھ کر سننا بھی ناجائز ہے، نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

ادار یہ

حج فارم میں
ختم نبوت کے حلف نامہ کو کیوں چھیڑا گیا؟

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

جس روز سے قادیانی رمرزائی آئینِ پاکستان کے تحت غیر مسلم قرار دیئے گئے ہیں، تب سے ہمہ وقت ان کی کوشش اور سازش یہ رہتی ہے کہ کسی طرح اس قانون کو ختم یا اس میں کوئی تبدیلی کی جاسکے۔ ہر دورِ حکومت میں حکومتی صفوں میں چھپے قادیانی یا قادیانی نواز افسران نے قانون ختم نبوت پر شب خون مارنے کی کوشش کی ہے، خصوصاً موجودہ حکومت تو جس دن سے وجود میں آئی ہے، ہر کچھ عرصہ کے بعد کسی نہ کسی ایسی حرکت کی خبر آجاتی ہے جس سے عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کسی سازش کی بو آرہی ہوتی ہے۔ ہم تفصیل میں نہیں جاتے لیکن عاطف میاں قادیانی کو اقتصادی کونسل کا رکن بنانے، گستاخ رسول آسیہ ملعونہ کو رہا کر کے بیرون ملک روانہ کرنے اور اب تازہ کارروائی یہ کہ حج درخواست فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ ہٹادینے کے اقدامات ہر شخص کی آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی ہونے چاہئیں کہ قانون ختم نبوت اور قانون ناموس رسالت کے خلاف سازشوں کا سلسلہ وقتاً فوقتاً جاری رہتا ہے۔

تازہ کارروائی یہ ہوئی ہے کہ حج درخواست فارم جس پر ختم نبوت کا حلف نامہ موجود ہوتا ہے اور حج پر جانے والا پاکستان کا ہر مسلمان شہری اسے پُر کر کے عقیدۂ ختم نبوت پر اپنے ایمان کا اظہار اور قادیانیت سے مکمل برأت کا اعلان کرتا ہے، اس سال اس فارم کے دو حصے کر دیئے گئے، پہلے حصہ کو ڈیٹا کلیکشن فارم کا نام دیا، جس میں عازم حج کے کوائف کا اندارج ہوگا، اس فارم میں حلف نامہ موجود نہیں ہے۔ جبکہ اس کے بعد دوسرا فارم دیا جائے گا جو حج کا درخواست فارم ہوگا، اس فارم میں حلف نامہ موجود ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سال فارم کے دو حصے کیوں کئے گئے؟ اور اگر ایسا کرنا انتظامی لحاظ سے ضروری تھا تو ڈیٹا کلیکشن فارم کو حلف نامہ سے کیوں خالی رکھا گیا؟ اور یہ سوال اس لئے پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدانخواستہ آئندہ سالوں میں حج فارم کا دوسرا حصہ مکمل اڑادیا گیا اور یہ کہا گیا کہ پچھلے سال بھی پہلا حصہ ہی دیا گیا تھا، لہٰذا اس بار بھی بس یہی کافی ہے تو کیا قادیانی اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر اور حج فارم بھر کر حرمین شریفین جیسی مقدس جگہ میں داخل ہونے میں کامیاب نہیں ہوجائیں گے؟ حالانکہ آئین پاکستان کی رو سے وہ غیر مسلم ہیں اور کسی بھی غیر مسلم خصوصاً قادیانیوں رمرزائیوں جیسے دھوکا باز اور فریبی طبقہ کا حرمین شریفین جیسی مقدس جگہ میں داخلہ منع ہے۔

چنانچہ اس خبر کے سامنے آتے ہی معاملہ کی نزاکت کو محسوس کرتے ہوئے ہمیشہ کی طرح اس بار بھی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سب سے پہلے اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی اور درج ذیل خبر جاری کی جو ۲۷؍فروری ۲۰۲۰ء کے قومی اخبارات میں نمایاں شائع ہوئی:

کراچی (پ ر) واضح رہے کہ ہمیشہ حج فارم میں ایک حلف نامہ موجود ہوتا ہے جسے بھر کے ہر مسلمان عقیدۂ ختم نبوت پر اپنے ایمان کا برملا اظہار کرتا ہے اور اس کا مقصد قادیانیوں اور مرزائیوں جو خود کو احمدی کہتے ہیں، کے داخلہ سے حرمین کو محفوظ رکھنا ہوتا ہے، کیونکہ آئین پاکستان کی رو سے احمدی غیر مسلم ہیں، لیکن وہ خود کو مسلم ظاہر کرکے دھوکے سے حرمین میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کے مذموم عزائم کو ناکام بنانے کے لئے حج فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ رکھا گیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امیر مرکزیہ مولانا حافظ ناصرالدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی راہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، علامہ احمد میاں حمادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد اور دیگر راہنماؤں نے اپنے اخباری بیان میں کہا ہے کہ موجودہ حکومت آئے روز دین دشمنی اور قادیانیت نوازی کے بدترین اقدامات کررہی ہے، ختم نبوت کا حلف نامہ انٹری فارم میں درج کیا جائے۔ واضح رہے کہ ۲۰۱۹ء کے حج کی درخواست فارم میں مندرجات اور عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ ایک ساتھ تھا جو حج درخواست دینے والوں کو فراہم کیا جاتا تھا، وہ پورا فارم پڑھنے کے بعد اور حلف نامے پر دستخط کرنے کے بعد جمع کراتے تھے۔ اس بار ۲۰۲۰ء کے حج درخواست کے فارم کو پیچیدہ اور دو حصوں میں کردیا گیا ہے اور کہا یہ جارہا ہے کہ یہ پہلی انٹری ہے، اس کو بھرنے کے بعد پھر دوسرے فارم جس پر ختم نبوت کا حلف نامہ ہے، اس پر حاجی کے دستخط کرائے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ یہ حکومت کے ایوانوں میں چھپے قادیانیت نواز عناصر کی کارروائی ہے جو کسی بڑے فتنے کی نشان دہی کررہی ہے، اس لئے کہ یہ حکومت تو اپنی جان چھڑانے کے لئے کہہ رہی ہے کہ دوسرے فارم پر حلف نامہ موجود ہے لیکن آئندہ سالوں میں صرف انٹری درخواست والا فارم حتمی اور آخری بناکر اس حلف نامے والے فارم کو بالکل ہی ختم کردیں گے اور دلیل یہ دیں گے کہ گزشتہ سال بھی تو یہی فارم تھا۔ اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ اس سازش کو ناکام بنانے کے لئے ۲۰۱۹ء کا جو حج فارم ہے بعینہٖ بحال رکھا جائے اور ختم نبوت کا حلف نامہ اسی انٹری فارم میں درج کیا جائے، تاکہ شروع سے ہی قادیانیوں کی اس مکروہ سازش کا ناطقہ بند ہوجائے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے آواز اٹھاتے ہی ہر طرف سے اس معاملہ پر احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا، چنانچہ پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ سوشل میڈیا کے ذرائع واٹس ایپ، فیس بک اور ٹویٹر وغیرہ پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی پریس ریلیز جگہ جگہ شیئر کی گئی اور ہر مسلمان نے قادیانیت نوازی پر مبنی اس اقدام کو مسترد کرتے ہوئے اسے فوری واپس لینے کا مطالبہ کیا۔ موثر انداز سے آواز اٹھائی گئی تھی جو بالآخر حکمرانوں کے محلات میں گونجنے لگی اور انہیں عوام کے غیظ وغضب کا اندازہ ہوا تو حسب سابق اور ہمیشہ کی طرح اس بار بھی اس معاملہ کو دبانے کی کوشش کی گئی اور وزارت مذہبی امور کی جانب سے مختلف آڈیو پیغامات گردش کرنے لگے، جن کے مطابق ایسا کچھ ہوا ہی نہیں تھا، بلکہ وفاقی وزیر مذہبی امور جناب پیر نورالحق قادری صاحب نے اپنے ایک ویڈیو پیغام کے ذریعہ بھی اس تاثر کو مسترد کرتے ہوئے کہا کہ کوئی سازش نہیں ہوئی ہے اور حج فارم میں حلف نامہ موجود ہے، لیکن جب قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی برائے مذہبی امور کے سربراہ جناب مفتی اسعد محمود (پارلیمانی لیڈر جمعیت علمائے اسلام) نے اس معاملہ کی حساسیت کو مدنظر رکھتے ہوئے فوری طور پر کمیٹی کا اجلاس طلب کیا اور اس میں وزیر مذہبی امور بھی تشریف لائے تو وہاں انہوں نے اعتراف کرلیا کہ واقعی! یہ کارروائی ہوئی ہے،

لیکن اس سب سے انہیں بے خبر رکھا گیا اور دریافت کرنے پر تکنیکی وجوہات بتا کر غلط رہنمائی کی گئی۔ چنانچہ وفاقی وزیر نے اعلان کیا کہ اب حج فارم کے ڈیٹا کلیکشن فارم میں بھی حلف نامہ شامل کر دیا جائے گا۔ یہ صورت حال سامنے آنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی جانب سے دوسری خبر اخبارات کو جاری کی گئی جو مندرجہ ذیل ہے:

’’کراچی (پ ر) وفاقی وزیر مذہبی امور پیر نور الحق قادری صاحب نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے اجلاس میں اعتراف کیا ہے کہ حج فارم کے پہلے صفحہ پر سے ختم نبوت کا حلف نامہ نکالتے ہوئے مجھے اعتماد میں نہیں لیا گیا، وزارت کے اہل کاروں نے ان کے علم میں لائے بغیر حلف نامہ نکال دیا، ایشو کھڑا ہونے پر انہیں فارم میں اختصار کی تکنیکی وجوہات کا بتا کر گمراہ کیا گیا۔ سوال یہ ہے کہ اس سازش کے پیچھے کون انتہائی طاقتور لابی یا فرد ہے جو وزیر کے علم میں لائے بغیر بھی اتنی بڑی اور حساس نوعیت کی تبدیلی کر سکتا ہے؟ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اس بات پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ عالمی طاقتیں اپنے ایجنٹوں کو اسلام، پاکستان اور اہلیان پاکستان کے خلاف کئی خطرناک منصوبے دے چکی ہیں جس پر عمل کرنے کی کوشش میں آئے دن اہلیان پاکستان کو اضطراب میں مبتلا کیا جاتا ہے:

1... پاکستان کے نصاب تعلیم سے اسلامی اقدار کا خاتمہ، 2... حدود آرڈیننس سمیت اسلامی سزاؤں کا خاتمہ، 3... ناموس رسالت قانون میں ترمیم اور امتناع قادیانیت آرڈیننس کا خاتمہ۔ آسیہ ملعونہ جسے دو عدالتوں نے سزائے موت سنائی تھی اس کو ہماری حکومت نے باعزت رہائی دلائی، آج وہ باہر جا کر فرانس سے شہریت وصولی کے بعد اب وہ بھی قانون ناموس رسالت کے خاتمہ کا مطالبہ کر رہی ہے، گویا وہاں جا کر وہ بھی مغرب کی زبان بول رہی ہے۔ اسی بنا پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، پاکستان کے مسلمانوں کو ان عالمی سازشوں سے ہر وقت باخبر اور ہوشیار رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا پیر حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مرکزی رہنماؤں مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا حافظ محمد اکرم طوفانی، علامہ احمد میاں حمادی، مفتی شہاب الدین پوپلزئی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مفتی خالد محمود، مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ، مولانا قاضی احسان احمد و دیگر نے اپنے اخباری بیان میں کیا۔ ان کا کہنا تھا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حج فارم میں ختم نبوت کا حلف نامہ ڈیٹا کلیکشن فارم اور اصل حج فارم بحال کرنے پر وزارت مذہبی امور کے وفاقی وزیر جناب پیر نور الحق قادری صاحب کی اس وضاحت کو اگرچہ قبول کرتی ہے، لیکن یہ بھی مطالبہ کرتی ہے کہ جن لوگوں نے اتنی حساس نوعیت کی تبدیلی وفاقی وزیر یا حکومت کے حکم کے بغیر کی ہے، انہیں فی الفور نہ صرف یہ کہ بے نقاب کیا جائے، بلکہ ان کو قانون کے مطابق کڑی سزا بھی دی جائے، تاکہ آئندہ کسی کو ایسی جرأت کرنے کی ہمت نہ ہو سکے۔‘‘

الحمد للہ! عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بیدار مغز اور دور اندیش قیادت نے ہر دور میں قادیانیت نوازی کے ان حربوں کو بروقت محسوس کرتے ہوئے یوں روکا اور ناکام بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بڑھ کر کامیابی و کامرانی سے نوازا ہے۔ خدا کرے کہ آئندہ بھی قادیانی رمرزائی یونہی ناکام ہوتے رہیں اور ختم نبوت کا پھریرا بلند سے بلند تر ہو کر لہراتا رہے، آمین۔ اللہ تعالیٰ ان تمام دینی جماعتوں، سیاسی رہنماؤں خصوصاً جمعیت علماء اسلام کی قیادت کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ جنہوں نے اس معاملہ کی حساسیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنا بھرپور کردار ادا کیا، آمین۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ قادیانی طبقہ کا ایک اور وار اوچھا پڑ گیا، ان کی مرادوں پر اوس پڑ گئی اور اللہ تعالیٰ نے خدام ختم نبوت کو ایک بار پھر سرخرو کیا۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

خطبۂ حجۃ الوداع عظیم الشان

منشورِ انسانیت

مولانا محمد میاں صدیقی

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج کے موقع پر عرفات ومنیٰ میں عظیم الشان خطبے ارشاد فرمائے جو قیامت تک آنے والی نسل انسانی کے لئے عظیم منشور و دستور ہیں۔ چنانچہ ۹ر ذوالحجہ کو میدانِ عرفات میں جو آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا، اس کا ترجمہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ پاک کی حمد وثناء کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''لوگو! میری بات غور سے سنو! میرا خیال ہے کہ اس سال کے بعد اس جگہ پر تم سے نہ مل سکوں اور نہ شاید اس سال کے بعد حج کرسکوں۔

لوگو! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا ہے، اور تمہارے بہت سے قبیلے اور خاندان بنادیئے ہیں، تاکہ تم پہچانے جاسکو یعنی باہم ایک دوسرے کو شناخت کرسکو، اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت اور برتری نہیں ہے اور نہ کسی کالے کو گورے پر اور نہ گورے کو کالے پر فضیلت اور برتری صرف پرہیزگاری کی بنیاد پر ہے۔

تم سب لوگ آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے پیدا کیئے گئے ہیں۔

خبردار! خون یا مال کا ہر وہ دعویٰ جس کے لوگ مدعی ہیں، وہ میرے قدموں تلے ہے (میں اسے باطل قرار دیتا ہوں) مگر بیت اللہ کی نگرانی اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمت حسب دستور رہے گی۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا: اے گروہ قریش! قیامت کے دن ایسا نہ ہو کہ تم دنیا کا بوجھ اپنی گردنوں پر اٹھائے ہوئے آؤ اور لوگ آخرت کا سامان لے کر آئیں۔

یاد رکھو! اگر ایسا ہوا تو میں تمہیں اللہ کے عذاب سے نہ بچاسکوں گا۔

خبردار! زمانۂ جاہلیت کی (قبل اسلام کی) تمام رسمیں میرے قدموں کے نیچے روند دی گئی ہیں۔ زمانۂ جاہلیت کے تمام خون (خواہ وہ کسی کے بھی ہوں) سب معاف ہیں (اب طریفین میں سے کوئی اس کا بدلہ نہ لے گا) میں اس سلسلہ میں سب سے پہلے اپنے ہی خاندان کا ایک خون جو ربیع ابن حارث کے بیٹے کا ہے، معاف کرتا ہوں۔ واقعہ یہ تھا کہ عامر بن ربیعہ نے بنوسعد میں سے کسی دودھ پلانے والی کو طلب کیا تھا، جسے ہذیل نے قتل کر ڈالا تھا۔ دورِ جاہلیت کا ہر سود معاف ہے (اس قانون کی ابتداً بھی اپنی طرف سے کرتا ہوں) اور اپنے عم محترم (چچا) عباس کا سود معاف کرتا ہوں، ان کا سود سب کا سب معاف اور کالعدم ہے۔

لوگو! تمہارے خون (جانیں) تمہارے اموال اور تمہاری عزت وآبرو قیامت تک ایک دوسرے پر حرام ہیں، جس طرح تمہارے اس دن، اس مہینہ اور اس شہر کی حرمت واجب ہے اور تم سب عنقریب اپنے پروردگار سے جاملو گے، جہاں تم سے تمہارے اعمال کا محاسبہ ہوگا۔

اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارے کچھ حقوق، اور اسی طرح تم پر تمہاری عورتوں کے حقوق ہیں، تمہارا ان پر یہ حق ہے کہ تمہارے بستر پر کسی ایسے آدمی کو نہ بیٹھنے دیں جسے تم پسند نہیں کرتے، نیز ان پر تمہارا یہ حق ہے کہ کھلی بے حیائی کا کوئی کام نہ کریں، لیکن اگر وہ کریں تو تمہارے رب نے تمہیں اجازت دی ہے کہ ان کے سونے کی جگہ اپنے سے الگ کردو (اگر اس

سے بھی باز نہ آئیں) تو پھر تمہیں اجازت ہے کہ ایسی ہلکی مار مارو جس سے بدن پر نشان نہ پڑیں۔ اگر وہ اپنی نازیبا حرکتوں سے باز آ جائیں تو حسب دستوران کا کھانا اور کپڑا تمہارے ذمہ ہے۔

خبردار! کسی عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کے مال میں سے اس کی اجازت کے بغیر کسی کو کچھ دے۔ عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کے ہمیشہ پابند رہو، کیونکہ وہ تمہاری نگرانی میں ہیں اور اس حیثیت سے نہیں کہ اپنے معاملات خود چلاسکیں۔ عورتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہو، تم نے ان کو اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات کے ذریعے انہیں جائز وحلال کیا ہے۔

لوگو! اللہ تعالیٰ نے (میراث کا قانون نافذ کرکے) ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے۔ اس لئے اب کسی وارث کے حق میں وصیت جائز ونافذ نہیں۔ بچے کا نسب اس مرد سے ہوگا جس کی وہ بیوی ہے، جس نے بدکاری کی اس کے لئے سزا ہے ، بچہ اس کا نہیں کہلائے گا اور اس کا حساب کتاب اللہ کے ذمہ ہے، جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا کسی غلام نے اپنے کو کسی اور مالک کی طرف منسوب کیا، اس پر خدا کی لعنت ہے۔

قرض ادا کیا جائے گا، عاریت واپس کی جائے گی، ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

خبردار! جرم کرنے والا خود اپنے جرم کا ذمہ دار ہے، باپ کے جرم کا ذمہ دار بیٹا نہیں اور بیٹے کے جرم کا ذمہ دار باپ نہیں۔

کسی شخص کے لئے کسی بھائی کی چیز لینا جائز نہیں، البتہ اس صورت میں جائز ہے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ دے، پس تم لوگ اپنے اوپر ظلم وزیادتی نہ کرو۔

لوگو! (خوب اچھی طرح سمجھ لو) کہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور سب مسلمان آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں۔

تمہارے غلام، تمہارے غلام ہیں، تم جو کچھ خود کھاتے ہو انہیں بھی کھلاؤ اور جو خود پہنو انہیں بھی پہناؤ۔

خبردار! میرے بعد گمراہ یا کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو اس پر لازم ہے کہ وہ امانت والے کو ٹھیک ٹھیک طریقہ سے لوٹا دے۔

اگر کوئی نک کٹا اور سیاہ فام حبشی تمہارا امیر بنا دیا جائے اور وہ کتاب اللہ (قرآن مجید) کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو تم پر اس کی اطاعت لازم ہے۔

اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں۔ میں تمہارے اندر ایک نعمت چھوڑے جارہا ہوں، اگر تم مضبوطی سے اسے تھامے رہوگے تو گمراہ نہ ہوگے اور وہ نعمت کتاب اللہ (قرآن مجید) اور میری سنت (حدیث) ہے۔

لوگو! مذہب میں غلو اور مبالغہ سے بچو، کیونکہ تم سے پہلے بہت سی قومیں مذہب میں مبالغے کی وجہ سے برباد ہوگئیں۔

اے لوگو! اب شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اس سرزمین (عرب) پر اس کی پرستش کی جائے، لیکن عبادات کے علاوہ دوسرے معاملات میں اپنے پست افعال کے ذریعہ اس کی فرمانبرداری کی گئی تو وہ اس پر بھی راضی رہے گا، تم اپنے دین کو اس کے (شر) سے

ضروری اعلان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان ’’ہفت روزہ ختم نبوت کراچی‘‘ کی مسلسل اور کامیاب اشاعت کا ۳۹واں سال شروع ہو چکا ہے۔ مجلس کی سرگرمیاں، کارگزاری، خبریں، عقیدۂ ختم نبوت پر علمی فقہی مقالات، دعوتی مضامین اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب وغیرہ مختلف سلسلوں پر مشتمل ایک معیاری پرچہ۔ خود بھی پڑھیں اور اپنے احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رسالہ کی معیاری اور جاذب نظر PDF فائل اس لنک سے ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے:

http://shaheedeislam.com, www.khatm-e-nubuwwat.info

بچا کر رکھنا۔

خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پنج وقتہ نمازوں کی پابندی کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی خوش دلی کے ساتھ زکوۃ ادا کرتے رہو، اپنے رب کے گھر (بیت اللہ) کا طواف کرتے رہو، اپنے امراء کے حکم کی پیروی کرو، اپنے رب کی جنت میں داخل ہوجاؤ گے۔

اے لوگو! نسئی، زمانۂ کفر کی زیادتی کا سبب ہے۔ اس کے ذریعے کفار گمراہ ہوتے ہیں۔ وہ ایک سال حرام مہینوں کو حلال کر لیتے اور دوسرے سال انہیں کو حرام قرار دے لیتے تھے، تاکہ اس طرح حرام مہینوں کی گنتی پوری کریں، لیکن اب زمانہ اپنی ابتدائی حالت پر لوٹ آیا ہے، جس دن اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سال کے بارہ مہینے ہیں، جن میں چار مہینے حرمت والے ہیں، تین مہینے مسلسل ہیں (ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم) اور ایک ماہ رجب المرجب ہے جو جمادی الثانیہ اور شعبان المعظم کے درمیان واقع ہے۔

خبردار! جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ میری باتوں کو ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں، کیونکہ بہت سے لوگ جن کو میرا پیغام پہنچے گا وہ ان لوگوں سے زیادہ اسے محفوظ رکھنے والے ہوں گے، جو اس وقت سننے والے ہیں۔ تم لوگوں سے میرے متعلق بھی پوچھا جائے گا۔ بتاؤ تم میرے بارے میں کیا کہو گے؟

حاضرین نے (بیک زبان ہوکر) عرض کیا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے امانت کو (پوری طرح) ادا کردیا۔ اللہ کا پیغام (ہم تک اور لوگوں تک) پہنچا دیا اور نصیحت کردی۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللّٰھم اِشھَدْ، اللّٰھم اِشھَدْ، اللّٰھم اِشھَدْ''... اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا، اے اللہ! تو گواہ رہنا۔''

آپ نے اپنی انگلی کو آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر لوگوں کی طرف جھکا کر فرمایا: ''اے اللہ تو گواہ رہنا، اے اللہ تو گواہ رہنا۔'' (ماخوذ: خطبۂ حجۃ الوداع، شعبہ دعوۃ وارشاد ادارۂ تحقیقات اسلامی اسلام آباد، ص: ۲۵ تا ۲۹)

انتخاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بزم ختم نبوت کا انعقاد

گوجرانوالہ (محمد واجد معاویہ ہزاروی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کے ذمہ داران کی طرف سے تحفظ ختم نبوت کے لئے انتخاب کردہ تمام تر محاذات کے ساتھ ساتھ بزم ختم نبوت کا محاذ بھی آخر کار رنگ لایا۔ بزم ختم نبوت کی تشکیل کے لئے شہر بھر کے مدارس، اسکول سمیت کالجز اور اکیڈمیز کے راؤنڈ کے بعد 3/مارچ بروز منگل بعد از نماز عصر دفتر ختم نبوت شیرانوالہ باغ کے بخاری ہال میں عالمی مجلس کے زیر اہتمام پہلی بزم کا انعقاد ہوا۔ جس میں شہر بھر کے مدارس سے ذمہ دار حضرات نے بمع احباب بھرپور شرکت کی۔ بزم کی صدارت مولانا مفتی غلام نبی صاحب نے کی اور بیانات کے لئے شہر بھر کے مدارس سے طلباء کرام تشریف لائے۔ قاری معاذ تنویر نے تلاوت کلام پاک سے بزم کا آغاز کیا اور فرحان عبداللطیف نے بارگاہ نبوی میں گلہائے عقیدت کا تحفہ پیش کیا۔ بعدازاں بیانات کا سلسلہ جاری ہوا اور حافظ محمد بلال متعلم جامعہ نصرت العلوم، حافظ عمار نفیس متعلم دارالعلوم فاروقیہ، حافظ عبدالوہاب متعلم جامعہ ریحان المدارس اور حافظ محمد حسن معاویہ جامعہ ابوایوب انصاری نے بھرپور تیاری کے ساتھ ختم نبوت کے عنوان پر بیانات سے مجمع کو جلا بخشی۔ آخر میں اختتامی دعا سے قبل مفتی غلام نبی صاحب نے شرکائے بزم وخطباء حضرات کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرمایا کہ: ''دعوت دین کے تمام تر طریقوں میں سب سے زیادہ موثر طریقہ تحریر وتقریر کا ہے، پھر تحریر کی نسبت تقریر دانشوروں وذی علم لوگوں سمیت سادہ لوح عوام الناس میں بھی زیادہ مقبول ہے۔ لہٰذا ہر طالب علم کو چاہئے کہ تبلیغ دین سمیت ختم نبوت کی چوکیداری کے لئے اپنے اندر علمی صلاحیت کے ساتھ ساتھ فن خطابت کے ملکہ کو اجاگر کریں تاکہ آنے والے کل میں تمام تر فتنوں کا مقابلہ کرنا آسان ہو اور ہم پہلے سے زیادہ مقابلے کے لئے تیار رہیں۔'' ان کے اس پر اثر ارشادات سے حاضرین میں ولولہ پیدا ہوا اور ختم نبوت کے محاذ پر چاق وچوبند رہنے کے لئے فکرمند ہوئے۔ اختتام بزم پر خدام دفتر نے شرکاء کا پرتکلف اکرام بھی کیا۔ اللہ تعالیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اس محنت کو بھی مزید ترقیاں عطا فرمائے۔

دریائے نیل کے نام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا والا نامہ

اسلامی سال کا آغاز امام عدل و حریت، خلیفۂ راشد، مرادِ مصطفیؐ، دامادِ مرتضیٰؓ، سیّدنا عمر ابن خطاب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی شہادت سے ہوتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ وہ عظیم اسلامی حکمران تھے جن کا حکم نہ صرف یہ کہ انسان مانتے تھے بلکہ دریا بھی ان کے حکم سے چل پڑتے تھے، چنانچہ ذیل میں مصر کے معروف دریا، دریائے نیل کے نام حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ پیش کیا جارہا ہے، جس کے دریا میں ڈالنے کے بعد دریا ایسا چلا کہ آج تک مسلسل چل رہا ہے۔

....

اہل مصر کی عادت تھی کہ قحط کے دنوں بالخصوص ایک خوبصورت دوشیزہ کو نہلا دھلا کر اور زیور سے آراستہ و پیراستہ کرکے جلوس لے کر اسے دریائے نیل کی لہروں کے سپرد کرتے تھے، تاآنکہ مصر فتح ہوا تو عامل مصر نے یہ بدعات ختم کرنے کا حکم جاری فرمایا کہ کسی انسانی جان کو دریا کی لہروں کے سپرد نہیں کیا جاسکتا۔ اہل مصر نے کہا کہ دریائے نیل خشک ہو جائے گا اور ہماری کھیتیاں ویران ہوجائیں گی، چنانچہ فاتح مصر کے حکم کے بعد واقعتاً دریائے نیل کا پانی خشک ہوگیا تو فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے امیرالمومنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عریضہ تحریر کیا اور صورت حال سے آگاہ کیا تو سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریائے نیل کے نام الہامی رقعہ لکھا اور فرمایا کہ یہ خط دریائے نیل کے درمیان میں ڈال دیا جائے، چنانچہ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''قیس بن حجاج نے ابن الہیمہ کے طریق

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

سے روایت کی ہے کہ جب صحابہ کرامؓ کے ہاتھوں مصر فتح ہوا تو وہاں کے لوگ اپنے ہاں مروج قبطی مہینہ ''بونۃ'' شروع ہونے پر فاتح مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک درخواست لے کر حاضر ہوئے اور کہا: اے سردار! ہمارے اس دریائے نیل کے لئے ایک خاص طریقہ بنا ہوا ہے، بغیر اس کی تکمیل کے اس کا پانی جاری نہیں رہتا بلکہ سوکھ جاتا ہے۔ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ جب ہمارے اس قبطی مہینے کی بارہ راتیں گزر جاتی ہیں تو ہم کسی ایک نوخیز کنواری لڑکی حاصل کرنے کے لئے اس کے ماں باپ کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اس کو بہترین زیور اور کپڑے پہناتے ہیں اور پھر اسے دریائے نیل کے سپرد کردیتے ہیں، اس پر حضرت عمروؓ نے فرمایا: ''پکی بات سن لو! کہ ایسا کفر، شرک اور ظلم کا کام اسلام میں آئندہ ہرگز نہیں ہوسکے گا۔ یقیناً اسلام آنے پر پہلے تمام عقائد اور اعمال فاسدہ کی عمارت ڈھا دیتا ہے۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمروؓ کا یہ حکم سن کر مصری لوگ ''بونۃ'' کے ساتھ ''ابیب'' اور ''مسری'' کے دو مہینے بھی رکے رہے اور نیل خشک ہوگیا۔ یہاں تک کہ خشک سالی اور قحط کے ڈر سے وہ لوگ وطن چھوڑ کر کسی اور جگہ جانے کا ارادہ کر بیٹھے، سو یہ دیکھ کر حضرت عمرو بن العاصؓ نے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو تمام حالات پر مشتمل ایک عریضہ تحریر فرمایا، تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ بلاشک (نوجوان کنواری لڑکی کو دریا میں ڈبونے کی رسم بند کرنے کے لئے) تم نے جو کچھ کیا بالکل صحیح کیا، دریا کا پانی جاری کرنے کے لئے میں نے اپنے خط کے اندر ایک رقعہ بھیجا ہے۔ رقعہ ملتے ہی اسے دریائے نیل میں ڈال دو۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا حکم نامہ پہنچا تو حضرت عمرو بن العاصؓ نے رقعہ کھول کر دیکھا تو اس میں یہ عبارت تحریر تھی:

''من عبداللہ عمر امیرالمومنین الی نیل اهل مصر، اما بعد! فان کنت انما تجری من قبلک ومن امرک فلا تجر، فلا حاجة لنا فیک، فان کنت تجری بامر اللہ الواحد القهار وهو الذی یجرئک فنسأل اللہ ان یجرک۔''

ترجمہ: ''یہ رقعہ بندہ خدا عمر امیرالمومنین کی طرف سے اہل مصر کے نیل کے نام، حمد وثنا کے بعد......اے نیل! اگرتو اپنی طرف سے اور حکم سے چلتا ہے تو ہمیں تمہاری اور تمہارے پانی کی کوئی ضرورت نہیں اور اگرتو کائنات کے مسخر کرنے والے خدائے واحد کے حکم سے چلتا ہے اور حقیقتاً اسی نے تجھے چلا رکھا ہے، تو ہم پھر اللہ تعالیٰ سے التجا کریں گے کہ وہ تجھے جاری رکھیں۔''

راوی کہتے ہیں کہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے یہ رقعہ پڑھ کر دریائے نیل میں ڈال دیا، جمعہ کا دن گزار کر ہفتہ کے روز مصریوں نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے نیل کو جاری کردیا اور اس کا پانی ایک ہی رات میں سولہ ہاتھ چڑھ آیا اور نتیجتاً نیل اور مصریوں کے غلط عقیدہ و عمل میں شیطان کا جادوٹوٹا (اور اس کا عمل ختم ہوگیا)۔ (البدایہ والنہایہ، ج:۷، ص:۱۰۰،طبع بیروت، احکام ومسائل: خطبات جمعہ، نکاح وعیدین: مؤلفہ ابن امیر شریعت مولانا سیّد ابوذر بخاریؒ، ص:۲۳۳ تا ۲۴۰ ملخصاً)

☆☆..................☆☆

1953ء کی تحریک ختم نبوت کے 10 ہزار شہداء نے ختم نبوت وناموسِ رسالت اور اسلامی تشخص کا دفاع کیا

قادیانی ٹولہ آج بھی امریکا، اسرائیل اور بھارت سے مل کر پاکستان کے خلاف سازشیں کررہا ہے: مقررین

ملتان (مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحریک ختم نبوت مارچ 1953ء کے 10 ہزار شہداء کی یاد میں یوم شہدائے ختم نبوت منایا گیا، عظیم الشان قربانیاں دینے پر شہدا کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ شہدائے ختم نبوت کا مشن جاری رکھنے کا عزم۔ جس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر استاذ المحد ثین مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا پیر حافظ ناصرالدین خاکوانی، مرکزی سیکریٹری مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا عبدالنعیم، مولانا وسیم اسلم، مولانا محمد انس نے شہدائے ختم نبوت کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ مارچ 1953ء کی تحریک ختم نبوت کے ہزاروں شہداء نے اپنے مقدس لہو سے عقیدہ ختم نبوت وناموسِ رسالت اور ملک کے اسلامی تشخص کا دفاع کیا اور اپنی جانیں قربان کر کے عقیدہ ختم نبوت کی آبیاری کی، مارچ کا مہینہ ہمیں شہداء ختم نبوت کی قربانیوں کی لازوال داستانیں یاد دلاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے پہلے مارشل لاء کا جبر 1953ء میں تحریک مقدس ختم نبوت پر آزمایا گیا، قادیانی دہشت گرد تنظیم فرقان بٹالین نے فوج کی وردیوں میں مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی اور اس وقت کے حکمرانوں نے ریاستی مشنری کے ذریعے دس ہزار نہتے مسلمانوں کے مقدس خون سے ہاتھ رنگے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی کوئی مذہبی فرقہ نہیں بلکہ انگریز سامراج نے جہاد کی تنسیخ اور مسلمانوں میں تفریق کے لئے اس کا بیج بویا، اکھنڈ بھارت قادیانیوں کا الہامی عقیدہ ہے اور وہ اسی کی تکمیل کے لئے کام کررہے ہیں۔ علماء کرام نے کہا کہ حج انٹری فارم سے ختم نبوت کا حلف نامہ حذف کرنا ایک سوچی سمجھی سازش تھی، ایسی ناپاک جسارت میں ملوث قادیانیت نواز عناصر کو بے نقاب کر کے کڑی سزا دی جائے، ایسے کرداروں کو سزا دلانے تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ مقررین نے کہا کہ جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل مانگنا بھی کفر ہے، تحفظ ختم نبوت کے لئے ہم سب کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں۔ کلمہ اسلام کے نام پر بننے والے ملک میں پہلا وزیر خارجہ ظفراللہ خان قادیانی کو بنادیا گیا، جس نے بیرون ممالک سفارت خانوں کو قادیانی تبلیغ کے لئے وقف کردیا، ظفراللہ خان نے کراچی کے جلسہ عام میں اپنی سرکاری حیثیت میں اسلام کو مردہ اور قادیانیت کو زندہ مذہب قرار دیا اور آج بھی قادیانی امریکا، اسرائیل اور بھارت سے مل کر پاکستان کی سلامتی کے خلاف خطرناک سازشیں کررہے ہیں۔ علماء کرام نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کا کام کرنے والے کل قیامت والے دن شفاعت محمدی کے حقدار بنیں گے۔ عقیدہ ختم نبوت کسی ایک مسلک یا فرقے کا کام نہیں پوری امت مسلمہ کا مشترکہ عقیدہ ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ باہمی اتحاد و اتفاق سے عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اور دفاع کیا ہے، اسلام کی بنیاد جس عقیدے پر قائم ہے وہ ختم نبوت کا عقیدہ ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ شہدائے ختم نبوت نے جو عظیم الشان قربانیاں دی ہیں رہتی دنیا تک ان کے تذکرے ہوتے رہیں گے۔

عقیدۂ ختم نبوت......امت کی بقا کا ضامن

گزشتہ سے پیوستہ

خطاب: مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ

اور ہماری تو یہاں تک تحقیق ہے اور افسوس ہے کہ اس کے ثبوت کے لئے پورا سامان نہیں مل سکا اور یہ کہ جب سرسید نے جو کہ توحید کے قائل تھے، ان کی والدہ حضرت سید احمد شہیدؒ کی مرید تھیں اور ان کا نام سید احمد حضرت سید احمدؒ کے نام نامی ہی پر رکھا تھا۔ جب وہ تفسیر لکھ رہے تھے تو انہوں نے کہیں کہیں قادیانیت پر جرح کی' تنقید کی تو اس پر ان کے پاس اس وقت کے گورنر کا خط آیا اور وہ خط بہت دنوں تک علیگڑھ کے میوزیم میں اس خاص حصے میں جس میں سرسید کی ذات کے متعلق ان کے کاغذات' نوادرات اور قلمی چیزیں تھیں' یہ خط موجود تھا' اس میں یہ صاف صاف تحریر تھا کہ آپ قادیانیوں کے خلاف کچھ نہ کہیئے' یہ تحریک ہمارے مفاد میں ہے۔ یہ صاف صاف کہا انہوں نے اور یہ بات بالکل ثابت ہوچکی ہے کہ قادیانیوں نے اس جذبہ کو جو مسلمانوں میں پیدا ہوگیا تھا حکومت برطانیہ کی مخالفت کا اور یہ میں تاریخ کے اور اس موضوع کے ایک طالب علم کی حیثیت سے بیان کرتا ہوں کہ جب انگریزوں کے قدم ہندوستان میں آ گئے اور ان کا قبضہ شروع ہوا تو سب سے پہلے مسلمانوں میں ایک جذبہ اور ایک عزم پیدا ہوا' انگریزوں سے مقابلے کا اور انہوں نے سب سے پہلے خطرہ محسوس کیا اور مقابلہ شروع کیا' یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ سب سے پہلے جو خاندان میدان میں آئے اور جو طاقت میدان میں آئی وہ ٹیپو سلطان تھے اور ان کا خاندان اور یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ ٹیپو سلطان اور ان کا خاندان حضرت سید احمد شہیدؒ اور ان کے ماموں اور نانا کا دامن گیر تھا اور بیعت تھا اور یہ بات کلکتہ میں جب حضرت سید احمدؒ شہید ہوگئے تو ٹیپو سلطان کے بیٹوں نے کہا کہ ہمارا خاندان تو آپ کے خاندان کا دست گرفتہ ہے' تو جاننا چاہئے کہ سب سے پہلے ٹیپو سلطان نے مقابلہ کیا اور شہید ہوگئے' یہی نہیں بلکہ جس وقت وہ شہید ہوگئے تو انگریزوں کو یقین نہیں آتا تھا' جب انہوں نے دیکھ لیا کہ شہادت پا چکے ہیں تو جنرل ہارس ان کی نعش مبارک کے پاس آیا اور کھڑے ہوکر کہا کہ آج سے ہندوستان ہمارا ہے اور ٹھیک کہا اس نے۔

اب اس کے بعد میں آپ سے کہتا ہوں کہ سب سے پہلے انگریزی حکومت کے خطرے کا احساس ٹیپو سلطان کو ہوا۔ انہوں نے اسلام' مسلمانوں اور ملک کے لئے اسے پُر خطر سمجھا اور حمیت دینی' غیرت اسلامی پیدا کی اور غیرت وطنی بھی' پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت سید احمد شہیدؒ کو کھڑا کیا اور ۱۸۳۱ء میں حضرت سید صاحبؒ کی شہادت ہوگئی' اس سے پہلے مہاراجہ گوالیار کو خط لکھا' یہ دیکھئے کہ زمانہ کون سا ہے؟ لکھنے والا کون ہے؟ اور لکھا کسے جا رہا ہے؟

دیکھئے رائے بریلی کے ایک دیہات کا رہنے والا ایک بوریہ نشین اور ایک فقیر گوالیار کے تخت نشین اور راجہ کو خط لکھ رہا ہے کہ: ''ایں بے گانگان بعید الوطن وایں تاجران متاع فروش...... الخ'' کہ یہ خوانچہ بیچنے والے' یہ خارجی عناصر' یہ پردیسی ہماری آپ کی زمین پر قبضہ کرتے جا رہے ہیں' آیئے ہم آپ مل کر ان کا مقابلہ کریں' بعد میں پھر یہ فیصلہ ہوگا کہ کون سی ذمہ داری کس کے سپرد کی جائے؟ اسی طرح ۱۸۵۷ء میں جو جوش و ولولہ تھا وہ بھی انہیں کا پیدا کیا ہوا تھا۔

سر ولیم ہنٹر نے صاف لکھا ہے کہ: ''۱۸۵۷ء کے غدر'' میں اصل ذمہ دار مسلمان تھے اور انہیں کا پیدا کیا ہوا جوش تھا۔'' اور یہ بھی لکھا ہے کہ: ''دہلی سے مراد آباد تک کوئی سفر کرتا تو درختوں پر مسلمانوں کی لاشیں لٹکتی نظر آتیں اور ان میں بھی زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کا تعلق حضرت سیّد احمد شہیدؒ کی جماعت سے تھا۔''

اب انگریزوں کو اس کی ضرورت تھی کہ کون ایسا آدمی پیدا ہو جو ان کی دینی حمیت کو ختم نہ کر سکے تو کم از کم ٹھنڈا کر دے؟ ختم نہ کر سکے مگر کمزور کردے' اس کے لئے انہوں نے قادیان کے رہنے والے مرزا قادیانی کا انتخاب کیا اور بہت صحیح انتخاب کیا' کیونکہ مرزا قادیانی کا خاندان ان کا بہت دنوں سے وفادار چلا آ رہا تھا' خود ان

لوگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور وہی لوگ ان کے بہترین داعی، مبلغ بن سکتے تھے۔

خود انہوں نے لکھا ہے کہ: میں نے انگریزوں کی حمایت اور جذبۂ جہاد وحمیت دینی کی تردید میں اتنی کتابیں لکھی ہیں کہ پچاس الماریاں بھر جائیں۔

اس پر کم لوگوں کی نظر ہے کہ حقیقت میں یہ انگریزوں کی ایک سازش تھی جو اس لئے رچائی گئی تھی کہ مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد کم ہو' حمیت وغیرت اسلامی ختم ہو' ادھر ترکی کی سلطنت کا بھی اثر تھا' ادھر مسلمانوں بالکل کمر بستہ اور نبرد آزما تھے۔ انگریزی حکومت سے ان کے دلوں میں نفرت تھی اور کراہت تھی جو کسی دوسری قوم میں نہ تھی' ایک بات اور میں یہ کہتا ہوں کہ اس نفرت میں جب تک دینی عقیدت شامل نہ ہو' خدا کا خوف شامل نہ ہو' اس میں وہ گہرائی اور جوش پیدا ہو ہی نہیں سکتا۔ یہ بات صرف مسلمانوں کو حاصل تھی' انگریز اس کو خوب سمجھتے تھے کہ ان کی مخالفت زیادہ خطرناک ہے' دوسری مخالفتوں کے مقابلے میں' دوسری قوموں کی ہم سے مخالفت میں کوئی گہرائی نہیں ہے اور اس میں استحکام نہیں ہے اور اس کے ساتھ جو اس کا مذہبی مرتبہ ہوتا ہے' مذہبی تحریک ہوتی ہے اور مذہبی ترغیب جو ہوتی ہے وہ شامل نہیں۔ اس لئے ان کا مقابلہ کوئی مدعی نبوت ہی کر سکتا ہے تو اس طرح انگریزوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیان سے کھڑا کیا اور اس کی پوری پوری سرپرستی وحمایت کی۔

ایک بات یہ یاد رکھئے کہ یہ جو دین صحیح شکل میں آج تک موجود ہے کہ آج آپ عشاء کی نماز پڑھ کر آئے ہیں' امید ہے کل بھی اسی وقت نماز پڑھیں گے' جو آپ نے عشاء کی نماز پڑھی ہے' جو صحابہ کرامؓ نے مدینہ طیبہ میں پڑھی ہے' پھر مکہ معظّمہ میں پڑھی ہے اور آج بھی پڑھی جا رہی ہے' یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ یہ کسی ذہانت کا' یہ کسی منصوبہ بندی کا' یہ کسی اجتہاد کا اور کسی عبقریت اور مافوق البشر اور مافوق الفطرت لیاقتوں وصلاحیتوں کا نتیجہ نہیں' یہ نتیجہ ہے اور احسان ہے صرف اور صرف اعلان ختم نبوت کا اور اتمام نبوت کا' نبوت ختم ہوگئی' اب کسی کو ضرورت نہیں کہ کہے کہ اب بہت دن ہوگئے' ایک زمانہ بیت گیا' اس لئے اب عشاء کا وقت تبدیل ہو' کسی اور وقت نماز ہونی چاہئے اور چار رکعت زیادہ ہیں' کیونکہ یہ دور بڑی مصروفیت کا دور ہے اور لوگوں کے اعضاء و جوارح بھی اب ویسے نہیں رہے جیسے پہلے لوگوں کے تھے' اب دو رکعت پڑھی جانی چاہئے' کوئی کہے کہ اب وتر کی ضرورت نہیں ہے' کیونکہ یہ توحید راسخ کرنے کے لئے تھی' اب یہ کام ہو چکا' یاد رکھئے' عالم اسلام کا بڑے سے بڑا مجتہد اور عالم' مصلح اور ریفارمر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایسا ہونا چاہئے۔ یہ سب نتیجہ ہے ختم نبوت کا' اس لئے ہم کو اس کو مضبوطی سے پکڑنا اور دانتوں سے دابنا چاہئے ''عروۃ الوثقیٰ'' بنا کر ہم اس پر قائم ہی نہ رہیں' بلکہ ہمارے اندر اس سلسلے میں شدید غیرت پائی جاتی رہے۔ نبوت کا دعویٰ کرنے کا کسی کو موقع نہ دیا جائے' کسی کے لئے کوئی گنجائش باقی نہ رہے' اس سلسلے میں ایسا ردعمل' ری ایکشن ہو کہ پھر کسی کی جرأت ہی نہ ہو' افسوس ہے کہ جو مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ کیا تو اس وقت دینی حمیت و غیرت ہمارے اندر ویسی نہ رہی تھی جیسی ہونی چاہئے تھی' ایسے لوگ بھی اٹھتے جا رہے تھے جو اس وقت اس کی زبان منہ سے کھینچ لیتے' بنیادی بات یہ کہ انگریزوں کی انہیں سرپرستی حاصل تھی اور جو کچھ وہ کہہ رہے تھے اور کر رہے تھے وہ سب انگریزوں کے سایہ تلے تھا۔

اب میں آپ کا زیادہ وقت لینا نہیں چاہتا اور بات کو طول دینا نہیں چاہتا' بس یہ کہتا ہوں کہ آپ اس کو اسلام کے لئے پھر سے سب سے بڑا خطرہ سمجھیں' یہ حقیقت ہے کہ ختم نبوت کے عقیدے میں ایک اطمینان ہے' ختم نبوت کا اعلان نہ ہوتا تو آدمی آسمان کی طرف دیکھتا رہتا کہ شاید پھر کوئی وحی آ رہی ہو' کوئی روشنی ظاہر ہو رہی ہو' پھر کوئی نبی آنے والا ہو' اور جگہ جگہ لوگ نبی کے منتظر ہوتے اور لوگوں کو دعویٰ کرنے کا موقع ملتا' لیکن ایسا اس لئے نہ ہو سکا کہ مسلمانوں کا اجتماعی طور پر ایمان اور عقیدہ تھا کہ: ''الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلَامَ دِيناً'' (المائدہ:۳)

علامہ اقبالؒ نے بڑے پتہ کی بات کہی ہے جو بڑے سے بڑا متکلم اور فلسفی کہتا تو اس کو زیب دیتی' بہت خوب بات کہی' ایسی بات کہ اس کی شرح میں ایک پوری کتاب لکھی جا سکتی ہے' انہوں نے کہا کہ:

> ''دین وشریعت تو قائم ہے کتاب و سنت سے' دین وشریعت کی بقا اور دین و شریعت کا استمرار اور وجود مربوط ہے کتاب و سنت سے' جب تک کتاب وسنت ہے' دین باقی ہے' دین وشریعت باقی ہے' لیکن امت کی بقا ختم نبوت کے عقیدے سے ہے۔''

امت' اس وقت تک ہے جب تک ختم نبوت کا عقیدہ موجود ہے' ختم نبوت کا عقیدہ

نہیں رہا تو یہ امت' امت نہیں' پھر امت نہیں' امتیں جنم لیں گی' امتیں بھی کیا' گروہ' جماعتیں بنیں گی اور کھیل تماشہ ہوجائے گا۔ آج کوئی اس کونہ میں بیٹھا نبوت کا دعویٰ کررہا ہے' کوئی اس گوشے میں بیٹھا اپنے کو نبی بتارہا ہے' کوئی یہ کہہ رہا ہے کہ میرے پاس اردو میں وحی آرہی ہے' کوئی باور کرارہا ہے کہ میرے پاس ہندی اور انگریزی میں باری باری وحی آتی ہے' یہاں تک کہ ایک شہر سے کئی کئی نبوت کے دعویدار ہوسکتے ہیں' اس میں منافست چل جائے گی' کسی کا دعویٰ زیادہ موثر ہوتا ہے' کسی کے دعوے پر کتنے زیادہ لوگ لبیک کہتے ہیں؟ اس کے نتیجے میں ہماری توانائیاں ہماری طاقت وزور' ہمارا ذہن و دماغ' ہماری ذہنی غیرت وحمیت' ہمارا دینی فکروعمل بجائے تعمیر کے' بجائے دین کی دعوت دینے کے اور اسلامی تعلیمات کی نشرواشاعت میں لگنے کے اپنی خودساختہ تعلیمات کی اشاعت اور اپنے بنائے ہوئے دین کی دعوت میں لگیں گے۔☆☆

مولانا لال حسینؒ اختر کا قادیان میں خطاب

قادیان میں نماز جمعہ: مرزائیوں کی مسلسل اشتعال انگیزی اور حکومت کی جانبداری کے باعث گزشتہ سال دسمبر کے شروع میں قادیان کے گردونواح میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کردی گئی تھی، جس پر مجلس احرار نے انفرادی سول نافرمانی کی تحریک چلائی، ایک ماہ کے بعد حکومت کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اور اس نے یہ پابندی اٹھالی تو مجلس احرار نے مولانا لال حسین اختر کو قادیان جاکر نمازِ جمعہ پڑھانے کی ہدایت کی۔

مولانا لال حسین اختر ۱۹۳۲ء میں مرزائیت سے تائب ہوئے تو انہیں قادیان چھوڑنا پڑا، امسال جنوری ۱۹۳۶ء جب قادیان داخل ہوئے تو باطل اپنے ارادوں میں شکست کھاچکا تھا۔ امرتسر، بٹالہ، ضلع گورداس پور کے ہزاروں مسلمان نمازِ جمعہ کے لئے قادیان پہنچے، نماز سے پہلے مولانا لال حسین اختر نے اپنے حالات وواقعات کی کڑیاں اس طرح ملائیں کہ تاریخ ماضی اپنے اوراق پلٹنے لگی، باطل مذہب کی کہانی سناتے ہوئے مولانا لال حسین نے فرمایا کہ:

میں ۱۵/اکتوبر ۱۸۹۸ء کو اپنے والد محترم شیخ حسین بخش کے ہاں دھرم کوٹ ضلع گورداس پور میں پیدا ہوا، والد صاحب حضرت پیر امام علی شاہ مکان شریف تحصیل بٹالہ کے خلیفہ مجاز تھے۔ ابتدائی تعلیم گھر میں نویں جماعت تک مانسہرہ ضلع ہزارہ میں پڑھنے کے بعد لاہور اورینٹل کالج میں داخلہ لیا اور میاں منشی فاضل تک پڑھا۔ یہ ۱۹۲۱ء کا زمانہ ہے۔ خلافت تحریک زوروں پر تھی، میں مولانا مظہر علی اظہر کے ساتھ ضلع گورداس پور کی خلافت کمیٹی میں کام کرنے لگا اور انہی کے ساتھ گرفتار ہوکر جیل چلا گیا۔ ۱۹۲۳ء میں رہا ہوا تو آریہ سماج نے شدھی کی تحریک شرور کررکھی تھی۔ ان سے مڈبھیڑ ہوئی، چونکہ میری مذہبی تعلیم ادھوری تھی، لٰہذا میں مرزائیت کا فریب کھاگیا۔ مرزائیوں نے میری تعلیم پر پچاس ہزار روپے خرچ کیا تھا، پھر میں نے اسلام کے خلاف علماء سے مناظرے کئے اور خوب کئے۔ اخبار پیغام صلح کا ایڈیٹر بھی رہا اور احمدیہ ایسوسی ایشن کا جنرل سیکریٹری بھی۔ مرزائیت کو قریب سے دیکھنے، اس تحریک کو سمجھنے کے بعد جب مجھ پر یہ راز کھلا کہ یہ کوئی مذہب نہیں بلکہ سلّی بازاروں کا ٹولہ ہے تو میں نے اس پر سوچنا شروع کردیا، اسی دوران میں نے ایک رات خواب میں مرزا غلام احمد قادیانی کو آگ میں جلتے دیکھا، ان حالات میں جنوری ۱۹۳۲ء کو میں نے مرزائیت سے توبہ کرلی اور مسلمان ہوگیا۔ علماء کرام کے ساتھ مل کر جو مجھ سے ہوسکا تردیدِ مرزائیت کررہا ہوں۔ مجلس احرار نے شعبۂ تبلیغ میرے ذمہ لگا رکھا ہے اور میں یہ ذمہ داری نبھارہا ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے استقامت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

نمازِ جمعہ آپ نے پڑھائی، اس وقت مسلمانوں میں مرزائیت کے خلاف خاصا جوش تھا، ماسٹر تاج الدین انصاری، حاجی عبدالرحمٰن بٹالہ نے بھی تقریریں کیں اور آخر میں حسب ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

مسلمانانِ قادیان کا یہ عام جلسہ حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امیر شریعت حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ان کے ساتھیوں کو جنہیں نمازِ جمعہ سے روکنے کے لئے قادیان میں گرفتار کرکے جیل بھیج دیا ہے غیر مشروط طور پر رہا کرکے مسلمانانِ ہند کی بڑھتی ہوئی بدظنی کو دور کردے تاکہ عوام یہ سمجھ سکیں کہ حکومت مرزائیت کی امداد کرتے ہوئے مسلمانوں کے مذہب میں مداخلت بے جا نہیں کرتی، نیز یہ حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ قادیان میں احرارِ تبلیغ کانفرنس پر عائد کردہ پابندیاں دور کرکے انصاف پسندی کا ثبوت دے۔ (روزنامہ مجاہد لاہور، ۱۸/جنوری ۱۹۳۶ء)

انتخاب: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

انٹرنیٹ پر
قادیانی اعتراضات کے جوابات!

گزشتہ سے پیوستہ

نبوت کا اختتام:

آیت ''ما کان محمد'' کے ذیل میں قادیانی حضرات کی تحریفات کا خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں خاتم النبیّین کا مطلب آخری نبی نہیں بنتا، بلکہ یہ بات تو آپؐ کی تذلیل کا باعث بنتی ہے، نیز یہاں پر خاتم کا مطلب آپؐ کے وہ اختیارات ہیں، جن کے ذریعہ آپؐ اپنے بعد آنے والے نبی کی نبوت کی تصدیق کرتے ہیں، جیسا کہ آپؐ نے (بقول قادیانی صاحبان) مرزا غلام احمد کی نبوت کی تصدیق کی۔

یہ تحریفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر سراسر بہتان اور افترا ہیں، جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت و رسالت کے بارے میں مسلمانوں کو عقیدۂ ختم نبوت کی تعلیم قولی اور فعلی طور پر دیدی اور مسیلمہ کذاب، طلیحہ اسدی اور اسود عنسی کے بارے میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے ذریعہ یہ بات قیامت تک کے لئے واضح ہوچکی ہے کہ آپؐ کے بعد اب ہر مدعی نبوت کاذب و کافر شمار کیا جائے گا، ہاں ہم مرزائی صاحبان اور ان کے سرخیل مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ یاد دلانا اپنا فرض منصبی خیال کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ذات اقدس پر بہتان و افترا کرنے والوں کے حق میں یہ الفاظ ارشاد فرمائے ہیں:

''من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار۔''

(بخاری ص:۲۱ ج:۱ کتاب العلم)

کیا اس فرمان کے بعد بھی مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کے جہنمی ہونے میں کوئی شک باقی رہ جاتا ہے؟

جناب ابوسیّد محمد یوسف

سورۂ فاتحہ اور قادیانی مضحکات:

''صراط الذین انعمت علیھم۔'' (سورۂ فاتحہ)

اس آیت کے ذیل میں قادیانی فلاسفہ کا کہنا ہے:

''اگر ہم خداتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کریں گے تو پیغمبری کا درجہ بھی حاصل کرسکتے ہیں۔'' (نعوذ باللہ!)

یہ فلسفہ محض مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کاذبہ کا سکہ جمانے کے لئے گھڑا گیا ہے، وگرنہ ہم یہ ثابت کرچکے ہیں کہ مرزا غلام احمد تو شریف آدمی کہلانے کا مستحق نہیں تھا تو وہ کس طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانبرداروں کی صف میں شامل ہوگیا؟ اور اگر بالفرض اسے فرمانبردار مان بھی لیا جائے تو اس فرمانبرداروں کی صف میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے علاوہ ایک لاکھ کے قریب صحابہ کرامؓ، تابعینؒ، تبع تابعینؒ، مجتہدینؒ، مفسرینؒ، محدثینؒ اور مرزا غلام احمد قادیانی سے قبل تیرہ صدیوں کے علمائے امت بھی شامل ہیں، جن کی زندگیاں سنت رسول پر عمل میں گزر گئیں، کیا مرزائی صاحبانِ مرزا غلام احمد قادیانی کا وہ خاص عمل بتائیں گے جس کی بدولت اسے ان تمام حضرات پر فوقیت دے کر امتی نبی اور پیغمبر کے منصب سے سرفراز کیا گیا؟ جبکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اس بات کی شاہد ہیں کہ مرزا سے بڑھ کر گستاخ اور شاتم رسول اب شاید ہی پیدا ہو، ملاحظہ فرمایئے:

''معراج جس وجود سے ہوئی وہ یہ گھنے موتنے والا وجود نہیں تھا۔'' (العیاذ باللہ)

مزید قادیانی صاحبان لکھتے ہیں:

''اللہ ہمیں بھی متقی لوگوں کے ساتھ موت عطا فرما، اس سے مراد ہے کہ ہمیں بھی ان لوگوں (انبیاء کرام علیہم السلام) کی طرح متقی بنادے۔''

پہلی بات تو یہ کہ کوئی بھی امتی، انبیاء کرام علیہم السلام کی طرح متقی ہو ہی نہیں سکتا، نبی اور امتی کا بھلا کیا مقابلہ؟ دوسرے اس جگہ متقین جیسی موت مراد ہے، تو ''فنا مع الابرار'' کا مطلب یہ نہیں کہ جس طرح ان متقین کو موت آئے محبین کو بھی موت آئے اور یہی مطلب ہے اس بات کا جو لوگ نبی، صدیق، شہید اور صالح حضرات سے محبت کرتے ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان محبین کو محبّ الٰہیہ سے ملحق فرمادیں گے، یہ مطلب نہیں ہے کہ

ان محبین کو نبی یا صدیق یا شہید بنادیں گے۔

مقامِ محمد ﷺ اور مرزا قادیانی:

جیسا کہ عرض کیا جاچکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بقول خود ''محمد رسول اللہ'' ہونے کا دعویٰ کیا' وہ لکھتا ہے:

''محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم۔''

''اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص:۴' روحانی خزائن ص:۲۰۷' ج:۱۸)

نیز اس نے بعض مقامات پر اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے فائق قرار دینے کی ناپاک جسارت بھی کی' مثلاً اپنے زمانے کی روحانیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی روحانیت سے اقویٰ' اکمل اور اشد کہا۔ (دیکھئے خطبہ الہامیہ ص:۱۸۱' روحانی خزائن ص:۲۷۲' ج:۱۶)

کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کی روحانیت کو ناقص اور اپنے زمانہ کی روحانیت کو کامل کہا۔ (دیکھئے خطبہ الہامیہ ص:۱۷۷، روحانی خزائن ص:۱۷۸، ج:۱۶)

اور کبھی اپنی ''فتح مبین'' کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فتح مبین سے بڑی اور زیادہ ظاہر کیا۔ (خطبہ الہامیہ ص:۱۹۳' روحانی خزائن ص:۲۸۸' ج:۱۶)

نیز اس کے حواری اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

''حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ......اور یہ جزئی فضیلت حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔'' (ریویو مئی ۱۹۲۹ء قادیانی مذہب:۲۶۶)

ان حوالوں کی روشنی میں علمائے امت کے علاوہ دنیا بھر کی مسلم تنظیموں کے نمائندوں نے سعودی عرب میں رابطہ عالم اسلام کے زیر اہتمام منعقدہ اپنے مشترکہ اجلاس میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام اور زندیق ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا' اس لئے اسے نبی' مصلح' مسیح' موعود' یا مامور من اللہ ماننا کسی بھی مسلمان کو دائرہ اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے۔

آیت: یا بنی آدم:

قرآن پاک کی آیت ہے:

''يٰبنى آدم اما ياتينكم رسل منكم يقصون عليكم اٰيتى فمن اتقى واصلح فلا خوف عليهم ولا هم يحزنون۔'' (الاعراف:۳۵)

ترجمہ: اے اولاد آدم! اگر تمہارے پاس آویں جو تم ہی میں سے ہوں گے جو میرے احکام تم سے بیان کریں گے' سو جو شخص پرہیز رکھے اور درستی کرلے' سو ان لوگوں پر کچھ اندیشہ ہے اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔'' (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

قادیانی حضرات اس آیت کا ترجمہ اور تشریح کچھ یوں فرماتے ہیں:

''اے آدم کے بچو! اگر کوئی پیغمبر تمہارے پاس یا درمیان آئے جو میری نشانیوں کو دہرائے تو تم خدا سے ڈرنا اور اچھائی کے کاموں میں عمل پیرا ہوجانا۔''

لہٰذا اس آیت مبارکہ سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا اور اگر آپؐ آخری نبی ہوتے تو یہ آیت آپؐ پر نازل نہ ہوئی ہوتی' چنانچہ آپؐ آخری نبی نہیں ہیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ قادیانیوں کے اجرائے نبوت کی ان کے دلیل دعوے کے مطابق نہیں' کیونکہ ''رسول'' لفظ عام ہے' جبکہ قادیانیوں کا دعویٰ خاص قسم کی ظلی و بروزی نبوت کا ہے' اگر بفرض محال یہ اجرائے نبوت کی دلیل مان لی جائے تو اس میں ہندو' سکھ' عیسائی' چوڑھے بھی نبی ہوسکتے ہیں' کیونکہ وہ بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔

قرآن کریم جب مسلمانوں کو مخاطب کرتا ہے تو ''یا ایھا الذین آمنوا'' کہہ کر خطاب کرتا ہے' مگر یہاں ''یا بنی آدم'' کہا ہے اور مخاطب کیا ہے' آدم علیہ السلام کی اولین اولاد کو' ناظرین کرام سورۃ اعراف نکال کر دیکھیں اور اس کے ترجمہ و تفسیر کا مطالعہ فرمائیں تو ان پر یہ حقیقت کھل جائے گی کہ وہاں حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ مسطور ملے گا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا' شیطان نے ان کو بہکا کر جنت سے نکلوادیا' اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''ہم نے آدم علیہ السلام اور اس کی اولاد سے فرمایا کہ تمہارے لئے اب دنیا کی زندگی میں جنت کا ٹھکانہ موقوف' دنیا میں جاؤ اس کے بعد اولاد آدم علیہ السلام کو بطور تنبیہ فرمایا کہ دیکھو تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو شیطان نے دھوکا دیا' تم خبردار رہنا' اس کے پنجے میں نہ پھنسنا۔''

اسی ذکر کے اثنا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو متعدد جگہ اس قصہ کے نصائح و مطالب بتائے اور کفار و مشرکین کو ان کے کرتوتوں اور شیطانی کاموں پر شرمندہ کیا' پھر اس کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے اولاد آدم علیہ السلام کو بھی یہ نصیحت کی تھی کہ اگر تمہارے پاس میرے رسول آئیں تو ان کا

کہنا ماننا وغیرہ' لہٰذا اس آیت کو کسی بھی طور سے مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت کے دعوے یا اجرائے نبوت کی دلیل کے لئے استعمال نہیں کیا جاسکتا۔

کنزالایمان:

قادیانی حضرات لکھتے ہیں:

''ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امت کا سب سے اعلیٰ انسان ہے' اس وقت جبکہ کوئی نبی نہ آئے۔''

یہ عبارت سراسر جھوٹ اور دروغ گوئی کا پلندہ ہے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارے میں ''**افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق**'' تو ہم ہر جمعہ کے خطبہ میں سنتے ہی رہتے ہیں اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی کا آنا یکسر بند ہونا ہم ثابت کر چکے ہیں' ایسی صورت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ قیامت تک کے لئے بحیثیت امتی تمام امت محمدیہ کے سردار رہیں گے اور مرزا غلام احمد یا اس قبیل کا کوئی فرد تاویل کے پردے میں ان کی عظمت اور مرتبہ کو کسی حال میں نہیں پہنچ سکتا۔

آخری مسجد:

قادیانی حضرات کی تحریفات کا قلم بے لگام نہ صرف آیاتِ قرآنیہ پر چلتا ہے بلکہ وہ احادیث نبویہؐ میں بھی قطع و برید کر کے انہیں اپنے مطلب پر فٹ کرتے ہیں' مثلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔''

اس حدیث نبویؐ میں تحریف کر کے اجرائے نبوت کے فلسفہ کے اثبات کی دلیل کے طور پر قادیانی صاحبان لکھتے ہیں:

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (مسجد نبوی) آخری مسجد ہے' یہاں پر آخری ہونے کا بظاہر مفہوم نہیں لینا چاہئے' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بہت سی مساجد تعمیر ہوئیں۔''

ملاحظہ ہو نبوتِ صادقہ اور نبوت کاذبہ کا فرق؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو واضح طور پر فرماتے ہیں:

''میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام علیہم السلام کی مساجد میں آخری مسجد ہے۔''

اور دجال قادیان مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی ذریت بضد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد (مسجد نبویؐ) آخری مسجد ہے اور یہ کہ:

''یہاں پر آخری ہونے کا بظاہر مفہوم نہیں لینا چاہئے' کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بہت سی مساجد تعمیر ہوئیں۔''

اگر قادیانی حضرات ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان پر واضح ہو جائے گا کہ وہ اپنی تحریفات کے جال میں جکڑے جا چکے ہیں اور ان کی تحریف اور اصل حدیث سے اس کے موازنے سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے بارے میں بھی آخری نبی ہونے کا عقیدہ رکھتے تھے اور اس عقیدہ کو بارہا بیان بھی فرما چکے تھے اور یہ کہ آخری کا مطلب ہمیشہ آخری ہی ہوتا ہے اور قادیانی حضرات کا عقیدہ ہے کہ: ''آخری بامعنی آخر کے بعد ایک اور نبی'' قطعی طور پر غلط اور باطل ہے اور حدیث نبویؐ ان کے عقیدہ کے ابطال کے لئے کافی دلیل ہے۔

آخری گزارش:

ان تمام گزارشات سے قارئین پر یہ بات واضح ہو چکی ہوگی کہ قادیانیت مذہب باطلہ اور اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے آفتاب عالمتاب کے آگے اپنی جھوٹی نبوت کا چراغ جلانے کی کوشش کی' جس میں وہ ناکام و نامراد ہوا۔ قرآن و حدیث اور اجماع امت نے یہ بات ثابت کر دی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات آسمانی اور آمد ثانیہ کا عقیدہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمایا ہے' اس لئے بحیثیت امتی ہم پر یہ یقین اور عقیدہ رکھنا فرض ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کو اللہ پاک نے یہود کے مکر و فریب اور سازشوں سے بچانے کے لئے آسمان پر زندہ اٹھا لیا تھا اس وقت بھی آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت میں آسمان سے زندہ نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور وہ کسی نئی نبوت کا دعویٰ نہیں کریں گے کیونکہ ان کو نبوت ہمارے نبی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت پہلے مل چکی ہے بلکہ وہ اپنی نبوت پر ایمان لانے کی کسی کو دعوت بھی نہیں دیں گے' بلکہ خود بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کی پیروی کریں گے' اور دوسرے انسانوں کی بھی اس طرف رہنمائی فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح عقائد نصیب فرمائیں اور انہیں پر ہمارا خاتمہ فرمائیں اور مرزا غلام احمد قادیانی سمیت تمام جھوٹے نبیوں کے فتنے و شر سے ہماری حفاظت فرمائیں۔ آمین۔ ☆☆

حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ

ایک بلند پایہ شیخ طریقت اور ماہر علوم استاذ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

شیخ التفسیر، زبدۃ العارفین، عمدۃ الکاملین، جامع شریعت وطریقت حضرت اقدس سیّدی و مرشدی حضرت مولانا محمد عبداللہ بہلوی نوراللہ مرقدہ وبرداللہ مضجعہ، دنیائے رشد وہدایت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ آپ کے دست حق پرست پر ہزارہا لوگوں نے فسق وفجور سے توبہ کی، سینکڑوں لوگوں کو آپ کی برکت سے ولایت ملی۔ ہزارہا افراد کو آپ کی صحبت کی برکت سے عالم اسلام کی قیادت وسیادت نصیب ہوئی، آپ کی صحبت کی برکت سے سنت رسول پر عمل آسان ہو جاتا، اتباع نبوی آپ کی نس نس میں رچی بسی ہوئی تھی، آپ کی نماز کو دیکھ کر سنت کے مطابق نماز پڑھنے کا طرز معلوم ہوجاتا۔

ایک مرتبہ آپ مسجد شریف سے باہر نکل رہے تھے کہ سامنے ریلوے لائن سے کسی گاڑی نے ہارن دیا۔ حضرتؒ نے رفقاء سے دریافت فرمایا کہ کون سی گاڑی ہے؟ ان دنوں غالباً خان پور سے ملتان تک لنڈی پیسنجر چلتی تھی تو کسی ساتھی نے عرض کیا کہ لنڈی رسنڈی ہوگی تو اس پر آپ نے فرمایا کہ لنڈی تو ہوتی سنڈی کیا ہوتی؟ اس نے عرض کیا کہ یہ مہمل لفظ ہے۔ اس پر حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ:

”آج سے بیس سال قبل میرے شیخ نے مہمل لفظ بولنے سے منع فرمایا تھا، الحمدللہ! بیس سال میں زبان سے کوئی مہمل لفظ نہیں نکلا۔“

سبحان اللہ! کیا تقویٰ اور خشیت الٰہی ہے اور استقامت علی الدین ہے کہ شیخ کے روکنے سے بیس سال تک زبان سے کوئی مہمل لفظ نہیں نکلا۔

دوسرا واقعہ: آپ کے داماد اور بھانجے تھے مولانا عبدالحمید صاحبؒ، جو اپنے گھر سے مدرسہ کی طرف جارہے تھے اور حضرت والا مہمان خانے کے سامنے تشریف فرما تھے۔ مولانا مرحوم سلام عرض کرنا بھول گئے، مولانا جب چند قدم جاچکے تو فرمایا: عبدالحمید! ادھر آؤ، مولانا حاضر ہوئے تو فرمایا: آپ نے السلام علیکم کہا؟ تو مرحوم نے عذر کیا، فرمایا: گھر کی طرف جاؤ اور واپس آکر سلام کرو۔ چنانچہ مرحوم چند قدم گئے اور واپس آکر سلام کیا۔ غرض یہ کہ اپنے خدام، رفقاء، مریدین، متوسلین کے اعمال پر کڑی نظر رکھتے تاکہ ان کی تربیت ہوسکے۔

بندہ کا بیعت کا تعلق حضرت بہلویؒ سے تھا اور حضرت والا سے دورۂ تفسیر پڑھنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ یہ تقریباً ۱۹۷۰ء، ۱۹۷۱ء کا واقعہ ہے۔ پندرہ پارے حضرت نے پڑھائے اور پندرہ حضرت اقدس مولانا عبدالحیٔ صاحبؒ نے پڑھائے، آپ کے پڑھانے کا انداز بہت خوب تھا۔ سورۃ کا سورۃ سے، آیت کا آیت سے حتیٰ کہ ایک جملہ کا دوسرے جملہ سے ربط بیان فرماتے، جب آخری سبق تھا، غالباً رمضان المبارک کے آخری عشرہ کا کوئی دن تو حضرتؒ بہت روئے۔ خود بھی روئے، سامعین کو بھی خوب رلایا اور ہاتھ جوڑ کر شرکائے دورہ سے معافی مانگ رہے ہیں کہ آپ لوگ بیمار ہوئے میں عیادت نہ کرسکا، آپ کے شایان شان خورد ونوش کا انتظام نہ کرسکا، مجھے خدا کے لئے معاف کردیں، جب تک طلبا سے کہلوایا نہیں اس وقت تک روتے رلاتے رہے۔

بندہ حضرت دین پوریؒ کی خدمت میں:

حضرتؒ کی وفات غالباً ۱۹۷۸ء یا ۱۹۷۹ء میں ہوئی۔ بندہ دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہونے کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے رحیم یارخان میں مبلغ مقرر ہوا تو حضرتؒ کی وفات کے بعد سیّدی ومرشدی حضرت اقدس مولانا میاں عبدالہادیؒ دین پوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔ حضرت دین پوریؒ نے استفسار فرمایا کہ پہلے بھی کسی بزرگ سے تعلق رہا ہے؟ بندہ نے جب حضرت بہلویؒ کا بتلایا تو حضرت دین پوریؒ کی آنکھوں میں آنسو آگئے، کسی نے سچ کہا: ”قدر جوہر شاہ بداند یابداند جوہری“

حضرت دین پوریؒ نے اپنے متعلق ایسے جملے ارشاد فرمائے کہ قلم میں لکھنے کی طاقت نہیں، بہرحال بہت ہی ادب واحترام اور عقیدت سے حضرت بہلویؒ کا نام لیا۔ حضرتؒ کے کس کس وصف کا تذکرہ کیا جائے۔ مجھ میں نہ تو لکھنے کی ہمت اور نہ حضرت کے مقام رفیع کا ادراک، بہرحال حضرتؒ کی صحبت میں گزرے ہوئے ایام حاصل زندگی ہیں۔ حضرتؒ کی زندگی مبارک کے آخری ایام میں حضرت پر کیف ومستی کی عجیب و غریب کیفیات طاری تھیں۔ ہمارے جیسے عام طالب علم بھی حاضر ہوتے اور حضرت سے واپسی کی اجازت طلب کرتے تو حضرت والا فرماتے:

”میاں میرے حسن خاتمہ کی دعا کرنا۔“

(باقی صفحہ 22 پر)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا اور مرزا قادیانی

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام آسمانوں پر زندہ موجود ہیں۔ قیامت سے پہلے بنفس نفیس تشریف لاکر سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی، خلیفہ اور صحابی کی حیثیت سے دجال کو قتل کریں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ''رفع الی السماء'' قرآن پاک سے ثابت ہے: ''بل رفعه الله اليه'' اور نزول من السماء احادیث کریمہ سے ثابت ہے بلکہ احادیث کریمہ تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں۔

چنانچہ علامہ محمود آلوسی بغدادیؒ اپنی مشہور زمانہ تفسیر روح المعانی میں ارشاد فرماتے ہیں:

''جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے تو اپنی نبوت سابقہ پر قائم ہوں گے معزول نہیں ہوں گے، لیکن اس پر عمل پیرا نہیں ہوں گے کیونکہ ان کی شریعت ان کے اور دوسروں سے متعلق منسوخ ہو چکی، وہ اصول وفروع میں شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا ہوں گے .... بلکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور آپ کی امت میں حکمران ہوں گے اور یہ سب کچھ وہ آسمان سے آتے ہوئے ساتھ لائیں گے۔''

حافظ عماد الدین ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''وانه لعلم للساعة وقد تواترت الاحاديث عن رسول الله انه اخبر بنزول عيسىٰ عليه السلام قبل يوم القيامة اماماً عادلاً وحكماً مقسطا وصرح به في سورة النساء ايضاً۔'' (تفسیر ابن کثیر، ج:اول، ص:۵۸۲)

ترجمہ: ''اور وہ قیامت کی علامات میں سے ایک علامت ہیں اور قیامت سے پہلے ان کی تشریف آوری سے متعلق احادیث متواتر ہیں کہ وہ امت مسلمہ میں ایک عدل و انصاف کرنے والے حکمران ہوں گے۔ حافظ ابن کثیرؒ نے اس کی سورۃ النساء کی تفسیر میں تصریح کی ہے۔''

ایسے ہی امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''فتح الباری'' میں اجماع نقل کیا ہے۔

(فتح الباری، ج:۶، ص:۳۵۸)

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور رفع ونزول کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ جہاں احادیث طیبہ میں ان کے نزول کا ذکر ہے۔ اس سے مراد اصل عیسیٰ نہیں بلکہ مثیل مسیح ہے اور وہ میں ہوں۔ جبکہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں ان کی آمد ثانی کا تذکرہ فرمایا ہے، وہاں ان کا نام، والد کا نام، وقت نزول، نزول من السماء کے بعد زمین پر مدت قیام اور کارہائے نمایاں جو سرانجام دیں گے ان کی تفصیلات بھی بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم چند احادیث کریمہ بیان کرتے ہیں:

۱:... ''قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الحرب، ويفيض المال حتى لايقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خيراً من الدنيا وما فيها... الخ۔''

ترجمہ: ''فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے عنقریب یقیناً تم میں عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے عادل حکمران کی حیثیت سے، صلیب کو توڑ ڈالیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جنگ کو موقوف کردیں گے، مال عام کردیں گے، یہاں تک کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا اور ایک سجدہ (دوگانہ) دنیا اور دنیا کی تمام اشیاء سے بہتر ہوگا۔''

۲:... ''قال عن ابى هريرة رضى الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم وامامكم منكم۔''

(بخاری، ص:۳۵۸، ج:۶، مسلم، ج:۲، ص:۱۹۳)

جبکہ بیہقی شریف میں ’’اذا نزل فیکم من المساء ‘‘ کے الفاظ ہیں ۔(بیہقی ص:۴۲۴)

فرمایا: اس وقت تمہاری عظمت شان کا کیا عالم ہوگا جب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام آسمان سے اتریں گے اور امام تم میں سے ہوگا۔ یعنی تمہارے امام کی اقتدا میں نماز ادا کریں گے۔

۳:...’’والذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفجّ الروحاء حاجاً اومعتمراً او لیثنیھما۔‘‘

(رواہ مسلم ص:۱۹۳، ج:۲)

ترجمہ: ’’فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یقیناً ابن مریم فج الروحاء کے مقام پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔‘‘ (اور تلبیہ (لبیک اللّٰھم لبیک) پڑھیں گے)

۴:...’’قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عصابتان من امتی احرزھما اللّٰہ من النار عصابۃ تغزوا الھند وعصابۃ تکون مع عیسیٰ بن مریم۔‘‘

(رواہ النسائی، مسلم:۸:۳۷، ابوداؤد۴:۱۱۴)

ترجمہ: ’’فرمایا میری امت میں سے دو جماعتیں ایسی ہوں گی جنہیں اللہ پاک جہنم کی آگ سے محفوظ رکھیں گے: (۱) ایک جماعت جو غزوۂ ہند کرے گی اور دوسری جماعت جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مل کر دجال کو قتل کرے گی۔‘‘

۵:...’’عن مجمع بن جاریۃ الانصاری رضی اللّٰہ یقول سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لُد۔‘‘ (الترمذی، ۹:۹۸، احمد، ۳:۴۲۰)

ترجمہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لُد نامی شہر کے دروازے پر قتل کریں گے۔‘‘ (لُد اسرائیل کا ایئربیس ہے)۔

۶:...’’عن ابی ھریرۃ رضی اللّٰہ عنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی ینزل عیسیٰ بن مریم حکماً مقسطاً واماماً عدلا فلیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی لا یقبلہ احد۔‘‘

(ابن ماجہ، ۳:۱۳۶۳، احمد، ۲:۴۹۴)

ترجمہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام عادل اور منصف حکمران کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور مال عام کردیں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ہوگا۔‘‘

۷:...’’قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کیف تھلک امۃ انا اولھا والمسیح آخرھا.... وفی رویۃ.... والمھدی وسطھا۔‘‘

(کنز العمال، ۷:۲۰۳، الدر المنثور، ۲:۳۶)

ترجمہ: ’’فرمایا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے (یعنی کبھی بھی ہلاک نہیں ہوسکتی) جس کی ابتدا میں خود ہوں اور مہدی درمیان میں ہوں گے اور مسیح علیہ السلام آخر میں ہوں گے۔‘‘

۸:...’’قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ینزل عیسیٰ بن مریم عند منارۃ البیضاء شرقی دمشق۔‘‘

(اخرجہ الطبرانی وکنز العمال)

ترجمہ: ’’حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی مینار کے قریب نازل ہوں گے۔‘‘

۹:...’’وان عیسیٰ لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ۔‘‘

(ابن کثیر:۵۶۶، ۵۷۶)

ترجمہ: ’’فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر موت واقع نہیں ہوئی اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آنے والے ہیں۔‘‘

مولانا عرفی قاسمی کی پاکستان آمد، علمائے کرام سے ملاقات

کراچی (پ ر) آل انڈیا تنظیم علمائے حق نئی دہلی کے صدر مولانا عرفی قاسمی پاکستان کے دورے پر تشریف لائے ہیں، جہاں انہوں نے مختلف علمائے کرام سے ملاقاتیں کی ہیں۔ آج انہوں نے کراچی میں بزرگ عالم دین مولانا طیب کشمیری سے ملاقات کی اور علمائے ہندو پاک کی دینی و علمی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان نے ہمیشہ عالم اسلام کی قیادت کی ہے اور یہاں کے علماء کرام کی خدمات کو بیرون ملک بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ ان کی زیرِ ادارت شائع ہونے والے پندرہ روزہ ’’فکرِ انقلاب‘‘ کا اگلا خصوصی شمارہ ’’اکابر دیوبند نمبر‘‘ ہوگا، جس میں علمائے ہندو پاک کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا جائے گا۔

۱۰:...''عن عبداللہ بن سلام قال کان صفتہ، مکتوب فی التوراۃ وعیسیٰ ابن مریم یدفن مع رسول اللّٰہ وصاحبیہ فیکون قبرہ رابعاً۔''

(تاریخ بخاری،احمد:۲۹۹،۲/۲۹۸)

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صفت جوتورات میں لکھی ہوئی تھی، جبکہ اس میں یہ ہے کہ وہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہوں گے۔''

۱۱:...''قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان عیسیٰ یأتی علیہ الفناء۔'' (درمنثور،۳:۲۴)

ترجمہ:''سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں سے مباحثہ کرتے ہوئے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔''

۱۲:...''یدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ ابن مریم من قبر واحد بین ابی بکر و عمر رضی اللّٰہ عنہما۔''

ترجمہ:''اور فرمایا کہ وہ میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے اور ہم قیامت کے دن ابوبکر وعمر (رضی اللہ عنہما) کے درمیان ایک ہی مقبرہ سے اٹھیں گے۔''

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمانوں سے نزول متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ تقریباً ایک سو احادیث وآثار ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' میں بیان کئے گئے ہیں اور دو سے سے زائد علامات بیان کی گئیں۔ جن میں سے ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ اگر تقابل کیا جائے تو یقین ہوجائے گا کہ مرزا قادیانی دعویٰ مسیحیت میں جھوٹا تھا، جب وہ ایک دعویٰ میں جھوٹا ثابت ہوا تو اس کے کسی اور دعویٰ کا اعتبار نہیں رہتا، مثلاً:

☆...... آنے والے مسیح کا نام عیسیٰ (علیہ السلام) ہے، جبکہ مرزا قادیانی کا نام غلام احمد ہے۔

☆...... آنے والے مسیح کی والدہ کا نام مریم ہے جبکہ مرزا قادیانی کی ماں کا نام چراغ بی بی عرف گھسیٹی ہے۔

☆...... آنے والا مسیح آسمان سے آرہا ہے، جبکہ مرزا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

☆...... آنے والا مسیح جامع مسجد دمشق کے مشرقی مینار کے پاس نازل ہوگا۔ جبکہ اس نے دمشق نہیں دیکھا۔

☆...... آنے والا مسیح دجال کو قتل کرے گا، جبکہ مرزا قادیانی نے انگریز کو دجال قرار دیا اور ساری زندگی دجال کی تعریف وتوصیف میں رطب اللسان رہا۔

☆...... آنے والا مسیح پوری دنیا کا حکمران ہوگا، جبکہ اسے قادیان جیسی چھوٹی بستی میں بھی حکومت نصیب نہیں ہوئی۔

☆...... آنے والے مسیح کے زمانہ میں یہودیوں کا قتل عام ہوگا، جبکہ قادیانیوں کا حیفہ (اسرائیل) میں مرکز ہے۔

☆...... آنے والا مسیح حج، عمرہ یا دونوں کرے گا، مرزا قادیانی کو ان میں سے کوئی نصیب نہیں ہوا۔

☆...... آنے والے مسیح کے دور میں ہر طرف امن وسکون ہوگا، مرزا کے بعد تیسری جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔

☆...... آنے والے مسیح کے دور میں زکوٰۃ وصدقات لینے والا کوئی نہ ہوگا، جبکہ اب بھی ہماری حکومتیں مانگتی ہیں۔

☆...... آنے والا مسیح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضری دے گا اور درود و سلام پڑھے گا، حضور جواب دیں گے، جبکہ اسے (مرزا) کو حاضری نصیب نہیں ہوئی۔

☆...... آنے والا مسیح وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر میں دفن ہوگا، جبکہ اسے لاہور میں موت آئی اور قادیان میں اس کا مرگھٹ بنا، لہٰذا اس (مرزا) میں مسیح ہونے کی کوئی علامت نہیں پائی جاتی۔ ☆☆

بقیہ:......حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ بہلویؒ

حضرت اپنے سے سابقین کی روایات کے امین اور بعد میں آنے والوں کے لئے نمونہ تھے۔ حضرت والا نے ہزار ہا لوگوں کی اصلاح فرمائی۔ حضرت کا ایک وصف نرالا یہ دیکھا کہ ساری زندگی مسجد، مدرسہ سے کبھی تنخواہ نہیں لی۔

حضرت والا کی خدمت میں کسی ایسے مریض کے لواحقین آکر شکایت کرتے کہ ہمارے فلاں عزیز کو جنات کا عارضہ ہے تو اس پر حضرت فرماتے کہ جب جن حاضر ہو تو اسے کہنا کہ عبداللہ بہلی والا سلام کہہ رہا تھا۔ یہ جملے کہنے سے جن مریض کو پھر تنگ کرنا چھوڑ دیتے۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے عدالتی تحقیقاتی کمیشن کے

سات سوالات کا جواب الجواب

مرزائیوں سے ہائی کورٹ کے ۷ سوالات.... مرزائیوں کے مغالطہ آمیز جوابات اور مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ کا تاریخی جواب الجواب!

سوالات

۱...... جو مسلمان، مرزا صاحب کو نبی بمعنی ملہم اور مامور من اللہ نہیں مانتے کیا وہ مؤمن اور مسلمان ہیں؟

۲...... جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی نہیں مانتا کیا وہ کافر ہے؟

۳...... ایسے کافر ہونے کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں یعنی اگر غلام احمد کو نبی نہ ماننا کفر ہے تو ایسے کفر کے دنیا اور آخرت میں کیا نتائج ہیں؟

۴...... کیا مرزا صاحب کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اور اسی ذریعہ سے الہام ہوتا ہے؟

۵...... کیا احمدیہ عقیدہ میں شامل ہے کہ ایسے شخص کا جنازہ جو مرزا صاحب پر یقین نہیں رکھتے بے فائدہ ہے؟

۶...... کیا احمدی اور غیر احمدی میں شادی جائز ہے؟

۷...... احمدیہ فرقہ کے نزدیک امیر المؤمنین کی خصوصیت کیا ہے؟ (قسط:۴)

الف......''وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ''

ب......''قل جاء کم نور من اللہ فلا تکفروا ان کنتم مؤمنین''

ج......''قل یا ایھا الکفار انی من الصادقین''

د......''ویقول الذین کفروا لست مرسلا.''(مباحثہ راولپنڈی ص۲۴۰)

''اس جگہ دائرہ اسلام کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دائرہ اسلام حقیقی ہے اور ایک دائرہ اسلام محض رسمی۔ پس حضرت مسیح موعود کے منکر حقیقی دائرہ اسلام سے خارج ہوں گے نہ کہ رسمی دائرہ اسلام سے۔ اس لئے ہم ان کو مسلمان کے نام سے یاد کرتے ہیں اور کریں گے۔ کیونکہ وہ خود اسلام کے دعویدار ہیں۔''(مباحثہ راولپنڈی، ص:۲۳۹)

مذکورہ بالا عبارتوں سے یہ بات پوری طرح واضح ہوگئی ہے کہ مرزائی جب مسلمانوں کو مسلمان کہہ کر پکارتے ہیں تو ان کی مراد صرف رسمی مسلمان ہوتے ہیں۔

<u>مرزائیوں کا جواب:</u> یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ اس قسم کے فتوؤں میں بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ یا آپ کی جماعت کی طرف سے ابتداء نہیں ہوئی۔

<u>ہمارا جواب:</u> قادیانی گروہ نے یہاں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ انہوں نے دنیائے اسلام کو جوابی طور پر کافر کہا ہے۔ کافر کہنے کی ابتداء ان کی طرف سے نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں انہوں نے ایک حدیث سے یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے کہ جب کوئی شخص کسی دوسرے کو کافر کہے اور دوسرا کفر کا مستحق نہ ہو تو وہی کفر اس کہنے والے پر لوٹ آتا ہے۔ قادیانیوں کا یہ استدلال مندرجہ وجوہ کی بنا پر درست نہیں سمجھا جاسکتا۔

الف...... اگر واقعی مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی امت نے مسلمانان عالم کو غیر مسلم یا کافر صرف اس لئے کہا ہے کہ بعض علماء نے غلام احمد پر کفر کا فتویٰ دیا تھا تو جواب میں صرف اسی شخص کو کافر کہنا چاہئے تھا۔ جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر کہا نہ کہ دنیا کے پچھتر کروڑ مسلمانوں کو، اور ساتھ ہی کفر کی وجہ یہ بتانی چاہئے تھی کہ چونکہ غیر احمدی ایک شخص کو ناحق کفر کا الزام دینے کی وجہ سے کافر ہوگئے ہیں، لہٰذا ہم ان کو کافر کہتے ہیں۔ مذکورہ بالا نقل شدہ عبارتوں میں اس امر کی تصریح ہے کہ قادیانیوں نے تمام مسلمانوں کو بالعموم کافر کہا ہے نہ کہ ان کی تکفیر کرنے والوں کو۔ نیز مسلمانوں کی تکفیر کے سبب میں انہوں نے کسی جگہ بھی جوابی کفر کا ذکر نہیں کیا، بلکہ غلام احمد کی نبوت، دعوت، ماموریت کو نہ ماننے کی وجہ سے

کافر کہا ہے۔ (از راہ کرم مذکورہ بالا حوالہ جات میں سے بالخصوص حوالہ نمبر۲ کو ایک دفعہ پھر غور سے دیکھ لیا جائے)۔

ب...... جہاں تک حدیث کے ذکر کا تعلق ہے کہ اگر کسی شخص نے دوسرے انسان کو کافر کہا اور وہ کفر کا اہل نہ ہو تو کہنے والے کا کفر قائل پر ہی لوٹ آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس کا گناہ اس پر پڑے گا جس نے کسی کو غلط کافر کہا۔ حدیث میں ''باء'' کا لفظ ہے، یعنی اس کا اپنا کہا ہوا اس پر پڑ جائے گا نہ یہ کہ اب اس کو دوسرا کافر کہنا شروع کر دے۔ مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کی تکفیر میں کسی نے آج تک صرف اس بنا پر دوسرے کی تکفیر نہیں کی کہ چونکہ اس نے مجھے کافر کہا ہے اور میں اس کا اہل نہیں ہوں، لہٰذا وہ بروئے حدیث کافر ہو گیا، اس لئے ہم اس قائل بالکفر کو کافر کہتے ہیں۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی مرحوم نے مولانا احمد رضا خان کی نسبت فرمایا کہ میری تکفیر پر مولانا احمد رضا خان کو ثواب ملے گا۔ انہوں نے اپنے خیال میں محبت رسول ﷺ میں مجھے کافر کہا ہے۔ یہ بات علیحدہ ہے کہ مجھے مواخذہ نہ ہوگا۔ کیونکہ انہوں نے جس وجہ سے مجھے کافر کہا ہے وہ وجہ مجھ میں نہیں پائی جاتی۔ (مولانا کے اس ارشاد کا میں خود گواہ ہوں) (ملفوظات حضرت تھانوی حسن العزیز)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں دو مہمان آئے۔ رات کے وقت ایک مہمان نے دوسرے سے کہا کہ صبح کی نماز ہم برج والی مسجد میں پڑھیں گے۔ وہاں کے قاری صاحب بہت اچھا پڑھتے ہیں۔ دوسرے نے کہا وہ قاری صاحب تو ہمارے مولانا صاحب (مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ) کو کافر کہتے ہیں۔ ہم ایسے شخص کے پیچھے نماز کیوں پڑھیں۔ مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی یہ گفتگو سن لی۔ آپ نے فرمایا یہ مسئلہ کس کتاب میں درج ہے کہ جو شخص محمد قاسم کو کافر کہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز نہیں؟ اس نے تو میری کوئی برائی دیکھ کر کہا ہوگا، آج میں خود بھی اس قاری کے پیچھے نماز پڑھوں گا۔ چنانچہ حضرت مولانا اپنے دوست مہمانوں کے ساتھ اس مسجد میں تشریف لے گئے اور نماز اسی قاری صاحب کے پیچھے ادا کی جو آپ کو کافر کہتا تھا۔ یہ اور بات ہے کہ خدا تعالیٰ اس ''کافر'' کہنے والے سے چاہے مواخذہ کرے، لیکن جس کو کافر کہا گیا ہے اس کو یہ حق نہیں دیا جاتا کہ وہ ''قائل بالکفر'' کو کافر کہے۔

ایک مثال:

زید اور عمرو ایک شہر میں آباد ہیں اور دونوں مسلمان ہیں۔ مسلمان ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کا خون آپس میں حرام ہے، لیکن اگر زید نے عمرو کے بیٹے کو قتل کر دیا تو اب زید کے لئے عمرو حلال الدم تو ہو گیا مگر قصاص میں زید عمرو کو قتل نہیں کر سکتا۔ حالانکہ معاف کرنے اور قصاص طلب کرنے میں زید دونوں کا مجاز ہے، مگر اسے کسی شرعی مجاز (قاضی) سے اس قتل کی فریاد کرنا ہوگی۔ قاضی قصاص میں عمرو کو قتل کرا دے یا قصاص دلائے۔ اگر زید خود بدلہ لے گا تو مجرم ہوگا۔

ج...... چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے منکروں کو جہنمی اور کافر کہا ہے اور آج تک قادیانی بھی دنیا کے تمام مسلمانوں کو کافر کہتے رہے ہیں، اسی لئے چوہدری ظفر اللہ خان وزیر خارجہ پاکستان نے بھی ایبٹ آباد میں ایک انٹرویو کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان (نمائندہ) سمجھ لیجئے۔

(روزنامہ زمیندار لاہور، مورخہ ۱۸ر فروری ۱۹۵۰ء)

حالانکہ پاکستان بن جانے کے بعد بانیان پاکستان یا کسی ایسے بزرگ نے جس کا بیان حکومت کا بیان تصور کیا جائے، غلام احمد اور اس کی امت کے کافر ہونے کا اعلان نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ چوہدری ظفر اللہ خان کا حکومت پاکستان کو کافر حکومت کہنا ابتداً ہے، جواباً نہیں۔ اور یہاں صرف انکوائری کورٹ کے سامنے مصلحت کی وجہ سے انکار کرنا اس امر کا پتہ دیتا ہے کہ یہ لوگ ابن الوقت ہیں۔ لیکن ان پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، قابل اعتماد وہی شخص ہے جو اپنی رائے کسی مصلحت کی وجہ سے نہ بدلے۔

د...... قادیانی گروہ کا یہ کہنا کہ پہلے غیر احمدی علماء نے ہمیں کافر کہا ہے اور ابتدا ان کی طرف سے ہوئی ہے، یہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا صریح کذب ہے۔ حالانکہ ابتداً بالکفر غلام احمد نے کی ہے۔ مرزا غلام احمد نے اپنی تصنیف براہین احمدیہ میں جب دعویٰ نبوت کی بنیاد رکھی، ساتھ ہی مخالفین کی تکفیر کی بنیاد بھی رکھ دی۔ جب کہ قادیانیوں نے تکفیر کی وجہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کا انکار قرار دیا ہے اور اس دعویٰ کی بنیاد براہین احمدیہ سے شروع ہوئی تو تکفیر منکرین کی بنیاد بھی ساتھ ہی وقوع میں آ جاتی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ میں کچھ آیات قرآنی درج کیں، جن کو ضرورت کے وقت الہام قرار دیا جاتا رہا۔ ان میں ایک یہ آیت درج ہے: ''وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمة''

اس میں مخالفین کو ''کفروا'' سے خطاب کیا ہے۔ چنانچہ مناظرہ راولپنڈی (جو قادیانیوں اور لاہوری مرزائیوں کے درمیان ہوا تھا) میں مشہور

قادیانی مناظر مولوی اللہ دتہ صاحب نے اس الہام سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کو کافر سمجھتے تھے۔(مناظرہ راولپنڈی ص۲۴۰)

مرزائیوں کا جواب: باہمی تکفیر کے بارہ میں علماء کے چند فتویٰ درج ہیں۔

ہمارا جواب: بقول جناب محمد اکبر صاحب جج بہاول پور (تنسیخ نکاح قادیانی مقدمہ بہاول پور کا مشہور فیصلہ) جس کا فیصلہ بھی عدالت میں پیش کردیا گیا:"مرزائیوں کا مسلمانوں کی باہمی تکفیر کو پیش کرنا دراصل اس تکفیر کو معمولی اور ہلکا ثابت کرنے کی کوشش کرنا ہے جو حضور ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک دنیائے اسلام کے تمام فرقوں نے بعد از نبوت حضور ﷺ ہر مدعی نبوت کی تکفیر کی ہے اور جس پر آج تک دنیائے اسلام کا اتفاق ہے۔"(فیصلہ مقدمہ بہاول پور)

۱......اصل امر متنازع فیہ یہ ہے کہ مرزائی گروہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے کی وجہ سے شرعاً خارج ہوگیا یا نہیں؟

اس کے بارے میں ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ جب ایک نبی کو ماننے والی قوم کسی دوسرے نئے نبی کو مان لیتی ہے تو وہ پہلی قوم سے جدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے، حضور ﷺ کو ماننے والوں سے علیحدہ قوم ہیں۔ گویا کفر کے کئی مراتب ہوئے۔ ایک کفر قطعی جو ختم نبوت کے انکار اور حضور ﷺ کے بعد کسی مدعی نبوت پر ایمان لانے یا حضور کے بعد تسلسل نبوت کو صحیح سمجھنے کی وجہ سے ہوگا۔ بہرحال یہ کفر مسئلہ نبوت کی بنا پر ہوا۔ اس لئے دو ایسے شخص جو کسی نبی کی نبوت میں اختلاف رکھتے ہیں، ایک امت اور ایک قوم نہیں ہوسکتے۔

۲......دوسرا کفر جو توحید و رسالت کی وجہ سے نہیں بلکہ دین کی کسی اور بات کے انکار یا عمل یا قول سے ہو۔ چاہے یہ کفر کتنا سخت ہو اور اس کے احکام کیسے ہی کیوں نہ ہوں، وہ مسلم قوم میں شمار ہوگا۔ اسی لئے فقہاء امت نے ایک کو کفر قطعی یا کفر عقیدہ اور دوسرے کو کفر فقہی یا کفر عملی کہا ہے اور دونوں کے احکام جدا جدا ہیں۔

ایک شبہ کا ازالہ:

یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو ظلی نبوت کا دعویٰ کیا ہے، اس لئے اس کو سچا ماننے والے مسلمانوں کی قوم سے خارج نہیں سمجھے جائیں گے۔

دراصل یہ بحث مسئلہ ختم نبوت سے تعلق رکھتی ہے جس کا اس بحث سے تعلق نہیں ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں یہ عرض کرنا ضروری ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور ﷺ سے قبل آنے والے جملہ انبیاء کو بھی ظلی کہا ہے اور بالخصوص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی غیر تشریعی نبی کہا۔ جب وہاں ہر نبی کی امت اور قوم جدا جدا ہے تو غلام احمد کے متبعین بھی غیر متبعین سے جدا امت اور جدا قوم ہوں گے۔

۲......مسلمانوں کی باہمی تکفیر میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ امت مسلمہ نے کسی اسلامی فرقہ کی بالاجماع تکفیر نہیں کی۔ البتہ مرزائیوں کی تکفیر کے بارہ میں تمام فرقے متفق ہیں۔ مرزائیوں کا کفر اجماعی ہے۔

۳......کسی فرقے کا مسلمانوں کے باقی فرقوں سے ممیز ہونا جس شخصیت کے ماننے کی وجہ یا عقیدے کی بنا پر ہے، اس شخصیت سے نسبت اور اس عقیدہ کو وجہ کفر قرار نہیں دیا گیا۔ یہ اور بات ہے کہ بعد میں کسی فرقہ میں چاہے کتنے مسائل ہوں کہ جس شخصیت سے نسبت اور جس عقیدہ کی وجہ سے یہ فرقہ دوسرے اسلامی فرقوں سے ممیز ہے، اس شخصیت اور اس عقیدہ کو سب اسلامی فرقوں نے وجہ کفر قرار دیا ہے۔ اس کی وضاحت کے لئے چند فرقوں کی نسبت عرض کیا جاتا ہے۔

(الف) فرقہ شیعہ:

یہ فرقہ باقی فرقوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف منسوب ہونے اور عقیدہ افضلیت علی رضی اللہ عنہ کی وجہ سے ممیز ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقوں کے نزدیک حضرت علی کرم اللہ وجہہ مومن کامل، مقبول بارگاہ الٰہی، محبوب رب العالمین تھے۔ آپ کی شخصیت تمام فرقوں کے نزدیک مسلم ہے اور نہ ہی افضلیت علی رضی اللہ عنہ کا عقیدہ کسی دوسرے اسلامی فرقے کے نزدیک سبب کفر ہے۔

(ب) فرقہ اہل سنت والجماعت:

یہ فرقہ دوسرے فرقوں سے اس لئے ممیّز ہے کہ یہ فرقہ حضور ﷺ کی سنت کو مدار نجات اور واجب العمل سمجھتا ہے اور سنت حضور ﷺ کے طریق زندگی کا نام ہے اور وہ سب فرقوں کے نزدیک واجب العمل ہے۔ جماعت سے مراد مسلمانوں کی جماعت ہے۔ جس کے متعلق حضور ﷺ نے تاکیداً فرمایا کہ حتیٰ الوسع جماعتی زندگی سے علیحدہ نہ ہونا تاکہ وحدت اسلامی پارہ پارہ نہ ہونے پائے۔ کبھی یہ فرمایا کہ:"**صلّوا خلف کلّ برو فاجر**" یعنی ہر اچھے برے کے پیچھے نماز پڑھ لینا۔ کبھی یہ فرمایا کہ اگر سلطان نماز کو دیر کر کے پڑھا کریں اور وقت تنگ کر کے نماز پڑھنا شروع کردیں تو تم اپنی نماز وقت پر گھر میں پڑھ لینا اور پھر مسلمانوں کے ساتھ جماعت میں بھی شریک ہوجانا۔ (جاری ہے)

''میرا جسم میری مرضی'' نعرہ پہلے بے نقاب ہو چکا!

اب ایسا کوئی چھپا نہیں رہا جسے ظاہر ہونا ہو۔ ''میرا جسم میری مرضی'' اسکیم کی مہم چلانے والوں نے 2019ء میں پہلے ہی اپنے ارادے، مقصد اور ہدف کو ظاہر کر دیا تھا۔ میرا جسم میری مرضی کے اسی موضوع کے ساتھ گزشتہ سال کے عورت مارچ نے معاشرے میں بڑا اشتعال پیدا کیا کیونکہ ملک کے بڑے شہروں میں عورت مارچ کے شرکاء نے قابل نفرت اور بیہودہ نعروں کو مشتہر کیا۔ کچھ نعرے تو اس قدر ناگوار اور ناقابل برداشت تھے کہ قومی میڈیا نے انہیں ناشائستہ اور غیر مہذب ہونے پر رپورٹ نہیں کیا۔ یہ سب کچھ خواتین کی تکالیف، مشکلات اور حالت زار کے تناظر میں کیا جا رہا ہے۔ ہاں خواتین کے حقوق کے حوالے سے سنگین ایشوز درپیش ہیں جو ریاست اور معاشرے دونوں کی جانب سے فوری توجہ اور حل کے متقاضی ہیں۔ عام ذہنیت جو تقسیم برصغیر سے قبل کے دنوں کے اقدار معاشرے کی اقدار پر اثر انداز ہے، اسے بھی تبدیل ہونے کی ضرورت ہے۔ لیکن اگر کم از کم کہا جائے تو میرا جسم میری مرضی اسکیم کی جانب سے تجویز کردہ حل تباہ کن ہے۔ یہ نہ صرف معاشرے اور سماج کے لئے ہی تباہ کن نہیں بلکہ ہمارے مضبوط خاندانی نظام، شادی کے ادارے اور خود خواتین کیلئے بھی اتنا ہی بُرا ہے۔ پاکستانی خواتین کو درپیش ایشو حل کرنے کے بجائے عورت مارچ منصوبہ بلا روک ٹوک آزادی کا وعدہ کرتا ہے۔ جو چاہے مرد ہو یا عورت کسی کو بھی نہیں دی جا سکتی۔ اس سے باغیانہ رویوں کو فروغ ملے گا۔ پاکستان کی تخلیق اسلام کے نام پر ہوئی لیکن بدقسمتی سے 72 برس گزر جانے کے باوجود یہاں اسلامی نظام نافذ ہو سکا اور نہ ہی معاشرے کی اصلاح ہو سکی۔ اسلامی

جناب انصار عباسی صاحب

اُصولوں کے مطابق پرانی ذہنیت بھی تبدیل نہیں ہوئی۔ ہمارا سماجی رویہ بدلنے کی ضرورت ہے لیکن یہ تبدیلی مغربی اقدار کے تحت نہ ہو۔ جس نے خاندانی نظام منہدم کر دیا ہے۔ شادی کے ادارے پر ضرب لگائی اور خواتین کا مزید استحصال کیا۔ دسمبر 2019ء میں پیو ریسرچ سینٹر کی رپورٹ کے مطابق امریکا میں ناجائز بچوں کی شرح سب سے زیادہ ہے، شادی کی شرح گھٹ گئی اور بچے کسی ''بندھن'' کے بغیر پیدا ہو رہے ہیں۔ پیو ریسرچ سینٹر کے مطالعہ میں 130 ممالک کا احاطہ کیا گیا ہے۔ جس کے مطابق امریکا میں 18 سال یا اس سے کم عمر ایک چوتھائی بچے ''سنگل پیرنٹ'' کے ساتھ رہتے ہیں۔ مطالعے میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ امریکا میں 35 سے 59 سال عمر تک کی عورتیں مردوں کے اس عمر کے گروپ سے زیادہ ہیں جو سنگل پیرنٹ کے طور پر رہتی ہیں۔ تقریباً ایک تہائی (32 فیصد) عورتیں جن کی عمریں 60 سال یا زائد ہیں وہ تنہا رہتی ہیں۔ یونیسیف کی ایک حالیہ رپورٹ کے مطابق امریکا میں 18 فیصد لڑکیوں نے بتایا کہ وہ 17 سال کی عمر تک جنسی حملوں اور زیادتی کا نشانہ بن چکی ہوتی ہیں۔ خواتین اور لڑکیاں ہی کیوں اس زور زبردستی کا نشانہ بنتی ہیں اس سوال پر رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ (یہ شاید ہمارے میڈیا کے لئے

تحفظ ختم نبوت کانفرنس ملتان بارش کی وجہ سے ملتوی

ملتان (نمائندہ جنگ) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام قلعہ کہنہ قاسم باغ میں گزشتہ روز ہونے والی تحفظ ختم نبوت کانفرنس بارش کے باعث متبادل جگہ نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی کر دی گئی۔ کانفرنس سے جمعیت علما اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمٰن، مذہبی اسکالر مولانا مفتی محمد تقی عثمانی، وفاق المدارس العربیہ کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری، مرکزی جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، سید ضیا اللہ شاہ بخاری، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا صاحبزادہ اویس احمد نورانی، پیر ذوالفقار احمد نقشبندی، خانقاہ تونسہ شریف سے خواجہ مدثر سمیت متعدد مشائخ اور علمائے کرام نے شرکت کرنا تھی، جو جمعرات کی شب ملتان پہنچ بھی گئے تھے، گزشتہ روز شدید بارش کی وجہ سے کانفرنس کا انعقاد نہ ہو سکا۔

پریشانی کا باعث ہو جو مغربیت کو فروغ دیتا ہے) اس کا بدقسمتی سے کوئی ایک قطعی جواب نہیں ہے۔ تاہم جب خواتین اور لڑکیوں کو تماشا بنایا جاتا ہے اور ان کے جسموں کو ہوس کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو میڈیا نقصان دہ صنفی دقیانوسی تصور میں اپنا حصہ ڈالتے ہوئے لڑکیوں پر تشدد کی اہمیت کو گھٹا دیتا ہے۔ امریکن سائیکالوجیکل ایسوسی ایشن کی رپورٹ کا حوالہ دیتے ہوئے پیو کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عورتوں کی جنس زدگی کو لڑکوں کے مقابلے میں زیادہ جنسی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ چہرے کے تاثرات، جسمانی اداؤں اور اشتہار انگیز لباس کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے کہ وہ جنسی طور پر تیار ہیں۔ پرنٹ میڈیا کے مطالعہ میں ویزلیان یونیورسٹی کے ریسرچرز کے مطابق 58 مختلف رسالوں میں 51.8 فیصد اشتہارات جنسی شے کے طور پر عورتوں کی نمائش کرتے ہیں۔ تاہم مردوں کے رسالوں کے اشتہارات میں عورتوں کی 76 فیصد تشہیر یا نمائش ہوتی ہے۔ 2019ء میں سینٹر فار امریکن پروگریس میں شائع رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ امریکا میں خاندانی تخلیق اور ترتیب کا عمل گزشتہ نسلوں کے مقابلے میں آج بہت مختلف ہے۔ شادی شدہ جوڑے بھی بعد میں شادی کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ گزشتہ نسلوں کے برخلاف ان کے کم بچے ہوں۔ گھر کا سربراہ بھی غیر شادی شدہ ہوتا ہے۔ 1974ء میں مثال کے طور پر شادی شدہ جوڑوں اور ان کے گھرانوں کی تعداد 84 فیصد تھی۔ 2017ء میں یہ تعداد گھٹ کر 66.4 فیصد رہ گئی۔ اس کے ساتھ ہی غیر شادی شدہ ماں یا باپ کی سربراہی میں خاندانوں کی شرح بڑھی۔ 1974ء سے 2015ء تک کے عرصہ میں صرف ماں کے ساتھ بچوں سمیت خاندانوں کی تعداد دُگنی ہو کر 14.6 سے 25.2 فیصد ہوگئی۔ 1976ء میں صرف 56.3 فیصد شادی شدہ مائیں تنخواہ کے لئے کام کرتی تھیں۔ 2017ء میں یہ تعداد بڑھ کر 69.6 فیصد ہوگئی، بچے پالنے والی خواتین میں سفید فام کے مقابلے میں رنگدار خواتین کی تعداد زیادہ ہے جبکہ غیر شادی شدہ ماؤں میں اکثریت سفید فام عورتوں کی ہے۔ 2016ء میں امریکا کے اندر 40 فیصد بچوں کی پیدائش غیر شادی ماؤں کے پاس ہوگئی۔ 2017ء میں رپورٹ کے مطابق 41 فیصد مائیں اپنے خاندانوں کے لئے روزگار کا واحد ذریعہ ہیں۔ امریکا میں خواتین کے استحصال کے حوالے سے واشنگٹن پوسٹ نے 15 اکتوبر 2019ء کو رپورٹ دی کہ ایک چوتھائی انڈر گریجویٹ عورتوں کا کہنا ہے کہ وہ جنسی طور پر ہراساں کی گئیں۔ اس میں 33 امریکی بڑی جامعات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ 2018ء میں بلومبرگ میں شائع رپورٹ کے مطابق امریکا میں 40 فیصد بچے شادی کے بغیر پیدا ہوتے ہیں۔ یہ شرح 1970ء میں دس فیصد تھی۔ عورت مارچ کیا حاصل کرنا چاہ رہا ہے؟ وہ پہلے ہی مغربی معاشروں کی تباہی کا باعث رہا۔ خواتین کا ایسا استحصال اس سے قبل کبھی نہیں ہوا تھا، لہٰذا ہمیں اپنے معاشرے کو مغرب زدہ کرنے کے بجائے اسلام کی جانب راغب کرنے کی ضرورت ہے۔

(روزنامہ جنگ کراچی، ۷/مارچ ۲۰۲۰ء)

☆☆..................☆☆

مارچ کا مہینہ شہدائے ختم نبوت کی یاد دلاتا ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (وقائع نگار خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تحریک ختم نبوت مارچ 1953ء کے 10 ہزار شہداء کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، نائب امراء مولانا خواجہ عزیز احمد، مولانا حافظ ناصر الدین خاکوانی، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی و دیگر نے کہا کہ مارچ کا مہینہ ہمیں شہدائے ختم نبوت کی قربانیوں کی لازوال داستانیں یاد دلاتا ہے۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۷/مارچ ۲۰۲۰ء)

ختم نبوت قوانین چھیڑنے پر مقابلہ کریں گے: اکرم درانی

بنوں (نمائندہ امت) خیبر پختونخوا اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر اور رہبر کمیٹی کے چیئرمین اکرم خان دُرانی نے کہا ہے کہ ختم نبوت قوانین میں ہمارے حکمران مغربی آقاؤں کے اشاروں پر ترمیم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، لیکن یہ ان کی بھول ہے، ہمارے ہوتے ہوئے کوئی بھی اس میں ترمیم نہیں لاسکتا، اگر کسی نے جرأت کی تو پارلیمنٹ سے باہر دینی مدارس میں پڑھنے والے عاشقان رسول ان کا مقابلہ کریں گے، دینی مدارس کل بھی اسلام کے قلعے تھے اور آج بھی اسلام کے قلعے اور امن کا درس دینے والی درسگاہیں ہیں۔ جب تک ہم زندہ ہیں ان کے طرف کوئی میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کرسکتا۔ (روزنامہ جنگ کراچی، ۷/مارچ ۲۰۲۰ء)

REGD. SS. 160

دینی وعصری اداروں کی طالبات کے لئے اپنی چھٹیوں کو قیمتی بنانے کا سنہری موقع۔

رمضان المبارک سے قبل ایک مفید کورس میں حصہ لیجئے۔

(الحمدللہ دو بیجز کی شاندار کامیابی کے بعد تیسرا بیچ)

تیسرا سالانہ بیس روزہ

ٹیچر ٹریننگ کورس برائے خواتین

تحفظ ختم نبوت

به دعاء

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

(امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

زیر سرپرستی

حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ صاحب دامت برکاتہم

(امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی)

زیر نگرانی

حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب مدظلہ

(مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت)

مقام: مدرسہ عائشہ تعلیم القرآن،

مکان نمبر A-54 شاہ فیصل کالونی نمبر۱،

بٹ صاحب والی گلی، عقب ابراہیم علی بھائی اسکول، کراچی

۳۰ مارچ بروز پیر تا ۱۸ اپریل ۲۰۲۰ء بروز ہفتہ

روزانہ صبح ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک

اپنے علاقے میں مکمل باپردہ ماحول میں

خواتین اساتذہ سے پڑھئے اور تحفظ ختم نبوت کے لئے آگے بڑھیئے۔

کورس میں شریک طالبات کو خوبصورت سند اور پوزیشن ہولڈرز کو انعامات دیئے جائیں گے ان شاءاللہ۔

شرائط داخلہ

کم از کم میٹرک تک تعلیم ہو یا کسی مدرسے سے دراسات کا کورس یا درسِ نظامی کیا ہوا ہو۔

عمر کی کوئی قید نہیں۔

موضوعات

- عقیدہ ختم نبوت
- حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام
- ظہورِ مہدی علیہ الرضوان
- قانون ناموسِ رسالت
- فتنہ قادیانیت
- فتنہ گوہر شاہی
- تحاریک ہائے ختم نبوت
- قیامت کی نشانیاں

اور دیگر بہت سے اہم موضوعات

برائے رابطہ: 0333-6552183 / 0333-3066062

منجانب: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حلقہ شاہ فیصل کالونی کراچی